چہ گویم باتو از ارض مقدس قادیاں ہینی | (رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹۱) | دوا بینی شفا بینی بغرض دارالاماں بینی

(ضمیمہ درس قرآن مجید) (جلد ۹)

مورخہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۲۹ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۲۱ پھاگن سمہ۶۶

(پیشگی چار روپے)

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

(نمبر ۱۹)

احمدی جماعت توجہ کرے

ارشاد امیر فرمایا میری طرف مختلف مقاموں سے خط آرہے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے طاعون بڑی سرعت و شدت کے ساتھ ترقی کررہا ہے اس لئے تم (۱) بہت استغفار کرو۔ بہت استغفار کرو (۲) گھروں میں بہت دعا کرنے کی عادت ڈالو اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی دعا و استغفار کی تاکید کرو۔ حسب استطاعت مالی خیرات کرو (۳) باطنی صفائی کے ساتھ ظاہری صفائی کی طرف کامل توجہ کرو۔ مکانوں کو اور گھروں کے اسباب کو بہت صاف رکھو (۵) چوہوں کے دفعیہ کی تدابیر بھی عمل میں لاؤ۔ غالباً اسی کی راہ سے یہ مرض پھیلتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ بڑا فاسق ہے

دُعا مدد برادر شیخ نور احمد صاحب وکیل کا لڑکا بیمار ہے وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ عزیز کے واسطے درد دل کے ساتھ دعا کی جاوے۔

درخواست دعا ہمارے مکرم دوست حکیم فضل دین ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے صحت کلی عطا فرماوے۔ آمین

مبارکباد ہمارے عزیز دوست بابو اکبر علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام محمد اکبر تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ اور نیکی سے عمر دراز کرے آمین

فروخت مکان ہمارے ایک دوست نے قادیان ایک مکان بنایا تھا جس کی قیمت زمین مطابق نرخ موجودہ معہ لاگت بالائی وہ ایک ہزار روپیہ کے قریب بتلاتے ہیں اور اب بسبب بعض وجوہات فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت دفتر بدر ہو۔

سلامت اسلام شکر نہ کلانک کے معزز ممبر سردار سمند سنگھ صاحب نے اپنی کتابیں دکھائی ہیں جس پر اوخصوں نے دور دور کے ملکوں میں اپنی تبلیغ کا حق پہنچانے کی شہادت حاصل کی ہے۔ ضلع ہوشیارپور کے مختلف مقامات نیز ضلع فیروزپور وغیرہ شہروں میں وہ پہونچے ہیں۔ یا اللہ یا رحمان یا غفور اکثر لوگوں کو پڑھاتے ہیں اور خود پڑھتے ہیں اور پڑھنے والوں نے ان کلمات متبرکہ سے فائدہ اٹھانے کی تحریری شہادت دی ہے ان کے ایک ساتھی نے جنھوں نے اپنا دستخط سلامت اسلام شکر کے الفاظ میں کیا ہے۔ لکھا ہے کہ انجیل قرآن سب کی عزت چاہئے یہ صاحب مسلمانوں کے ساتھ برابر کھاتے ہیں۔ مگر آریوں کو کہتے ہیں کہ وہ تو چوہڑوں کے ساتھ بھی کھاتے ہیں۔ پھر ہم کو کیوں برا کہتے ہیں انہوں نے اپنے مفصل حال پر ایک اشتہار لکھا ہے جو عنقریب شائع ہوگا۔

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل اطلاع اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

سب خریداران اخبار کو اطلاع دیجاتی ہے جن کی قیمت رسالہ ریویو آف ریلیجنز وصول نہیں ہوئی ان کی خدمت میں اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کا رسالہ میگزین بذریعہ وی پی روانہ ہوگا۔ جو صاحب جلسہ پر قیمت ادا کرنا چاہیں وہ معہ اپنے نمبر خریداری کے دفتر محاسب میں اطلاع دیں ورنہ بنام رسالہ مذکور وی پی ارسال ہوگا۔ احباب وی پی کی وصولی کے لیے تیار رہیں۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

ٹی پارٹی انجمن تشحیذ الاذہان نے گذشتہ جمعہ کی صبح کو اُن طلباء کی خاطر جو کہ امتحان انٹرنس پر جانے والے ہیں مدرسہ کے طلباء اور اساتذہ کی ایک بڑی جماعت کو مدرسہ کے ایک ہال میں بڑے اہتمام کے ساتھ ایک ٹی پارٹی دی۔ جس کے صدر جلسہ مولوی صدر دین صاحب صدر مدرس تعلیم الاسلام ہوئے اور حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب اور اُن کے بعد صدر جلسہ کے حکم کی اطاعت میں عاجز راقم نے اور آخر میں خود صدر صاحب نے مختصر تقریریں کیں۔ جن میں طلباء کو قادیان کے مدرسہ کی خصوصیت دینی کی طرف توجہ دلائی گئی اور انہیں آئندہ یہاں کے تعلقات کو جاری رکھنے کے واسطے تاکید کی گئی۔ انجمن تشحیذ الاذہان کا شکریہ طلباء کی طرف سے انٹرنس کے ایک طالب علم ملک عبد الرحمان صاحب آف گوبال نے بڑی فصاحت اور طلاقت لسانی سے ادا کیا اور امید واثق ظاہر کیا کہ اس مدرسہ سے طلباء کا تعلق آئندہ قائم رہیگا اور بالخصوص گورنمنٹ کی خیر خواہی کا جو سبق انہوں نے اس مدرسہ میں سیکھا اس پر ایسے کاربند رہیں گے کہ بیرونی سڈیشن کی زہریلی ہوا اُنپر اثر نہ کر سکے گی۔

موضع مد برادر محمد یعقوب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ موضع مد میں بیماری طاعون ترقی پر ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے وہاں کی عورتیں ملانوں کو گالیاں دیتی ہیں کہ انہوں نے غیر احمدی ملاں بلوائے اور مرزا صاحب کے حق میں سخت گوئی کی اسواسطے بیماری پھیلی۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹرو پرنٹرو پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا۔

(کتبہ محمد حسین لفر)

الانذار

اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے
حضرت خلیفۃ المسیح کا تاکیدی فرمان رس مین اور دوسروں سے تم مین

ان ایام مین اللہ تعالیٰ کے قہری نشانات کس زور سے ظاہر ہو کر مخلوق کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے اور اپنے اعمال کو سنوارنے کے لئے بار بار بیدار کر رہے ہین - ایران - یونان - وسط ایشیا - اٹلی - سسلی اور امریکہ کے پے در پے زلازل - حیدرآباد اور پیرس کے تباہ کن سیلاب متفرق مقامات کے طوفان اور جہازون کی غرقابیان کس قدر عبرت گاہون کا نقشہ انسانون کے سامنے پیش کر رہی ہین غیر قومین ان باتون کو سمجھین یا نہ سمجھین - پر مسلمانون کی مقدس کتاب قرآن واقعات کرآیات اور نشانات کے نام سے پکارتی ہے - یہ مت خیال کرو - کہ یہ معمولی باتین ہین اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم مین فرعون کے متعلق فرمایا ہے فارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم اٰیٰتٍ مفصلٰتٍ فاستکبروا وکانوا قوماً مجرمین

پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا - اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور لہو - یہ سب نشانات جدا جدا آئے - پس انہون نے تکبر کیا اور مجرم قوم تھی - ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عذاب اسواسطے آتا ہے کہ لوگ تضرع اختیار کرین - طاعون پچھلے سالون مین کچھ کم تھی - مگر اب پھر اس کا زور ہوتا جاتا ہے - چاہئیے کہ لوگ ان باتون کو سمجھین - تکبر اور شیخی سے باز آجاوین - نیکی کی طرف قدم بڑھاوین - اور خدا تعالیٰ سے اپنے گناہون کو بخشوائین اور خدا کے مقدس بندون کے حق مین بے باکی سے مونہہ نہ کھولین - یہ ایک نصیحت ہے - جو سننے والون کو سنائی جاتی ہے - چاہئیے کہ اخبار پڑھنے والے حتی الوسع آگے دوسرون کو پہونچاوین والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ -

بستر ساتھ لاؤ مہتم صاحب لنگر خانہ فرماتے ہین کہ یہان مہمان خانہ مین بسترون کا انتظام نہین کیا جاتا - سب مہمان اپنے اپنے بستر ساتھ لایا کرین - یہ تاکیدی حکم ہے -

جلسہ پر تشریف لانیوالے احباب کی خدمت مین عرض

حضرت اقدس مرحوم و مغفور کی زندگی کے ایام مین بھی اخویم چودہری مولابخش صاحب سیالکوٹی نے ایک تحریک کی تھی - کہ ہمارے احباب جو جلسہ سالانہ پر قادیان جاوین - کم از کم ایک روپیہ فی کس بطور نذرانہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ و السلام کی خدمت مین پیش کرین - چنانچہ اس پر انہون نے اپنے ضلع کے دوستون سے عملدرآمد کرایا اور اس طرح سے لنگر خانہ کو ایک معقول مدد ملی - گذشتہ سال بھی اس کے متعلق اخبارات مین تحریک کی گئی تھی اور اب بھی چودہری صاحب موصوف یاددہانی کراتے ہین کہ دوست اس ایک روپے فنڈ کو یاد رکھین اور اسی نیت سے ایک روپیہ گھر سے لیکر چلین - سیالکوٹ کے بیرونجات کے احباب کو وہ بالخصوص اس امر کی طرف متوجہ کرتے ہین - اُمید ہے کہ دوسرے دوست بھی اس نیک تحریک کی تقلید سے فائدہ اُٹھاوین گے -

راجپوت احمدیان چودھری صاحب موصوف یہ بھی لکھتے ہین کہ راجپوتون کے ارتداد کے انسداد کے واسطے انتظام سوچنے کے لئے قادیان مین احمدی برادران راجپوت کا ایک خاص جلسہ منعقد کیا جاوے جو رات کے وقت ہو - چونکہ جلسہ پر دارالامان مین ہر طرف کے احمدی راجپوت جمع ہون گے - اس واسطے یہ جلسہ بآسانی منعقد کیا جاسکیگا -

ایک اور ٹی پارٹی فورتھ ہائی کلاس کے طلبار نے بھی ففتھ ہائی کلاس کے طلبا کو ٹی پارٹی دی - جس مین خان صاحب اکبر شاہ خان اُستاد اور عبدالغفور بیگ و علی محمد طالبعلمان نے اپنی اپنی نظمین پڑھین - اخیر مین عبدالعزیز سیالکوٹی طالب علم فورتھ ہائی نے علیحدہ بھی اپنے ہاتھ ٹی پارٹی دے کر اپنی دوہری محبت و حسن اخلاق کا ثبوت دیا ایسے امور کا ذکر صرف یہ دکہانے کے لئے کیا جاتا ہے - کہ یہان کے طلباء کے تعلقات آپس مین کیسے صاف اور برادرانہ ہوتے ہین -

تصحیح ۲۰ر ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء کی رسید زیر مین للعہ الیس نصیر احمد کی وصولی لکھی گئی ہے وہ قیمت ۲؍ ۱۹۴ عبدالعزیز صاحب لیڈر منٹ کی ہے -

خطبہ جمعہ
(مورخہ ۲۵ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء)

فرمایا - التحیات للہ والصلوٰت والطیبٰت ہر دو رکعت کے بعد پڑھا جاتا ہے - جس قدر کوئی احسان کرے اس سے محبت بڑھتی ہے اور ایثار پیدا ہوتا ہے - نبی کریم نے فرمایا جبلت القلوب علی حُبِّ من احسن الیہ - اللہ نے ہم پر کیا کیا احسان کئے مجھے وجود دیا - پھر وجود بھی انسانی دیا - پھر مسلمان پیدا کیا اور اس مذہب پر چلایا جو کسی صحابی کو بُرا نہین کہتا - مین تاریخ کی کتابین بڑی پڑھی ہین - تشئید المطاعن بھی - مگر ان کے مطالعہ کے بعد بھی میرے دل مین صحابہ کی محبت کے سوا کچھ نہین - پھر ہم مسلمانون کے اس فرقے سے ہین جو اہل بیت سے سچی محبت رکھتے ہین - پھر اس نے مجھ پر تو یہ غریب نوازی بھی کی کہ مین وہ گروہ جو اہل اللہ - صوفیا اور اولیاء کا ہے ان کے اقوال کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہون - سہروردی - چشتی - قادری نقشبندی حضرت خواجہ عثمان - خواجہ معین الدین - حضرت فرید الدین شکر گنج - حضرت نظام الدین اولیا - حضرت چراغ دہلوی حضرت بہاؤ الدین زکریا حضرت نقشبند خواجہ باقی باللہ - حضرت مجدد سرہندی - حضرت سید عبدالقادر جیلانی - حضرت ابوالحسن شاذلی - حضرت احمد رفاعی یہ تمام گروہ ہی مجھے محبوب نظر آتا ہے - پھر اس مولیٰ نے یہ احسان کیا کہ مجھے کسی کا محتاج نہین کیا اور ہر ضرورت کے موقعہ پر میری دستگیری کی ایک دفعہ ایک امیر کے لئے مین نے عظیم الشان تحفہ تیار کیا اور اس کے پیش کیا - مگر اس نے میری روٹی بھی نہ پوچھی ایک ہتھیار مین نے ایک امیر کے پیش کیا دیکھ دیکھ کر کہنے لگا پسندیدہ ہے آپ ہی رکھئیے پس کیا ہی محسن ہے میرا مولیٰ جو بلا مانگے مجھ پر اتنا احسان کرتا ہے التحیات للہ کے یہ معنے ہین کہ زبان سے اگر ہم تعریف کرین مدح کرین ثنا کرین غرض تمام شکر گزاریان جو زبان کے ذریعہ سے ادا ہو سکتی ہین وہ خدا ہی کے لئے ہین اور اسی کے لئے ہونی چاہئین - اسی طرح بدن کے ذریعہ کوئی شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور جو عبادت بدن ادا کرتا ہے مثل سجدہ - حج - روزہ نماز تو وہ بھی اللہ ہی کے لئے ہے - اسی طرح کل مالی عبادتین بھی اسی اللہ کے لئے ہین رزق ہماری ضرورت سے پہلے پیدا ہوتا ہے ہم ابھی ماں کے پیٹ سے باہر نہ آئے تھے کہ چھاتیون مین دودھ آیا جو کہ ہم آج سالن مین کھاتے ہین وہ مدت ہوئی کہ کان سے نکل چکا ہو پھر وہان سے بڑے شہر مین پہونچا پھر اس گاؤن کی دکانون مین آیا پھر ہمارے حصہ کا الگ ہو کر گھر آیا پھر ہنڈی مین سب کے لئے تھا تو لقمہ کے ساتھ لگ کر میرے منہ مین آیا اسی طرح کپڑے کا حال ہے غرض کیا کیا احسان ہین اس مولیٰ کے پس مالی شکریہ بھی اُسی کے لئے ہونا چاہئیے یہ غلط ہے کہ خدا نے کسی کو مال دینے مین بخل کیا بلکہ اس نے تو فرمادیا ہے واٰتاکم من کل ما سألتموہ - پھر اس کے غلط استعمال یا اپنی شامت اعمال سے لاتؤتوا السفہاء اموالکم کی تحت کسی کے لئے ...

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ پندرھواں

سورۂ بنی اسرائیل

(بقیہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۱ء رکوع ۸)

لقد کدت ترکن الیھم - جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کی صحبتوں میں بیٹھنے سے ممکن ہے کہ تم کسی فتنے میں پڑ جاؤ - تو پھر دوسرے مومن کس گنتی میں ہیں۔ (غافلوں کی صحبت سے) بہت بچنا چاہیئے - صحبت کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوتا ہے پس تم کسی کے پاس بیٹھنے سے پہلے غور کرو - کہ کیا ہے۔

ضعف الحیاۃ - اس دنیا کی زندگی میں دکھ و عذاب - یہ معنے بخاری نے کئے ہیں - یہی مجھے پسند ہیں۔

مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۹)

(حدیث میں آیا ہے) جبلت القلوب علی حب من احسن الیہ سلیم الفطرت لوگ ہوتے ہیں ان کے دلوں میں کپٹ نہیں رہتی - ایسے لوگوں کی عادت ہے کہ جو ان کے ساتھ نیکی کرے وہ اس کے ساتھ محبت رکھتے ہیں - اللہ تعالیٰ کے کس قدر احسان ہیں - ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا - کہ گنے بھی نہیں جا سکتے - پس اس سے بڑھ کر کون محسن ہو سکتا ہے - اور اس سے زیادہ کون سزاوار محبت و اطاعت ہو سکتا ہے۔

ایک معمولی بال سفید ہو جاوے تو انسان کے دل پر کیا گزرتی ہے - ذراسی ناک کٹ جائے یا آنکھ کی پتلی خراب ہو - یا کان میں ضرر پہونچ جاوے - تو کیا انجام ہوتا ہے یہ خدا کے فضل سے سلامت رہتے ہیں - غرض ایسے محسن کی محبت و اطاعت کے اظہار کے لئے نماز ہے - جس کا حکم اس رکوع میں دیتا ہے اور ان کے ادا کرنے کے اوقات بتلائے ہیں جو پے درپے آنے والے ہیں تاکہ ایک نماز کے پڑھنے سے روحانیت کا اثر ابھی باقی ہو کہ دوسرا آجائے - اہل اللہ تو آٹھ بار نماز پڑھتے ہیں - نماز صبح کے بعد اشراق پھر ضحیٰ - پھر ظہر کی نماز - پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر تہجد۔

فتھجد بہ - ہجود کے معنے سونے کے ہیں (الا طرقتنا والرفاق ہجود میرے یار کیوں نہیں آتی ساتھی تو سب سو گئے ہیں) تہجد کے معنے ہیں - نیند کو ہٹا کر نماز۔

... - عربی بولی میں ہر عمدہ چیز کو صدق کہتے ہیں حتے کہ عمدہ تلوار کو بھی اخ صدق

بولتے ہیں۔

وقل جاء الحق - یعنی عبادت اور ان دعاؤں کے بعد نصرت الٰہی آئے گی اور بطلان دور ہو جاوے گا اور تو کہے گا - جاء الحق و زھق الباطل۔

ما ھو شفاء - میرا اعتقاد ہے کہ روحانی بیماریوں کے علاوہ ظاہری بیماریوں کی بھی شفا کرتا ہے۔

قل کل یعمل علیٰ شاکلتہ - یہ آیت بہت مشکل ہے - میں نے اس کے سمجھنے میں بڑی محنت کی ہے (علیٰ شاکلۃ) کے معنے ہیں "اپنے طریقے پر" ہر شخص اپنے نزدیک کوئی بات سوچ لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے ایک نیک کام کیا یا نیک کام کا ارادہ کیا - اب اس نے جو اپنے طریق یا خیال یا ارادہ پر کام کیا ہو تم اُسے اپنے رب کے سامنے پیش کرو - یعنے خدا کے کلام کے آگے مہر صداقت لگانے کے لئے پیش کرو - کیونکہ وہ اعلم اور اہدیٰ سبیلا ہے اور پھر اس پر رائے زنی کرو کہ نیک ہے یا بد۔

مورخہ ۱۷ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰)

یسئلونک عن الروح - یہ سوال یہود نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت کیا جب آپ ان کے بیت المدراس کے پاس سے گزرے مگر یہ سورۃ مکی ہے اس لئے اعتراض کیا جاتا ہے کہ مدینہ کے یہود کے سوال کا جواب کیوں کر دیا - یہ اعتراض قوی ہے - مگر کیا ممکن نہیں کہ یہود نے مکہ جانیوالے لوگوں کی معرفت یہ سوال پوچھا ہو یہ جواب بر تقدیر تسلیم ہے کہ یہود نے سوال کیا ورنہ یسئلونک عام ہے سوال کرنے والوں نے سوال کیا - یسئلون سے ہی اس کے فاعل کا پتہ لگ سکتا ہے جیسے اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ میں ھو (کے مرجع کا) - یہ امر نحو کے قاعدے کے مطابق ہے کہ فعل کے مشتق سے اس کا فاعل نکال لیتے ہیں - پس یسئلون کے سائل عام لوگ ہیں پوچھتے ہیں روح سے - روح کیا چیز ہے اس کا جواب خود قرآن کریم کی ہی دوسری آیات سے کھلے گا - اس زمانے میں روح کا لفظ مشتبہ سا ہو گیا - بعض نے روح سے مراد "سول" سمجھا - جس سے آدمی کی زندگی وابستہ ہے - مگر اگر یہ مراد ہوتی تو ایسا مکرر جواب خالق الارواح کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتا - جبکہ اسلام کے ادنےٰ خادموں میں سے اور شیخ ابن قیم جنبلی ایک عزیز نے بھی حقیقت روح انسانی پر مبسوط مضمون لکھا ہے - پس دراصل روح کلام الٰہی کو کہتے ہیں - پھر کلام الٰہی کے پہچاننے والے نبی کو - اور کلام الٰہی کے لانے والے ملک کو بھی کہتے ہیں۔ دیکھو سورہ نحل پارہ ۱۴ - ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ علیٰ من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الہ الا انا فاتقون - اس کے صاف معنے ہیں کہ

ملائکہ اللہ کے حکم سے جس پر چاہتے ہین۔ کلام لا الہ الا انا نازل کرتے ہین۔

(۲) سورۂ مومن پارہ ۲۴۔ رفیع الدرجت ذو العرش یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق۔ یہان بھی روح سے مراد کلام آلہی ہے

(۳) پھر سورۂ شوریٰ پارہ ۲۵ مین وکذلک اوحینا الیک روحاً من امرنا۔ یہان بھی رُوح سے مراد کلام آلہی ہے۔

حضرت مسیح کے حق مین ایدناہ بروح القدس جو آیا ہے اس سے مراد بھی صریحاً کلام آلہی ہی ہے ایک اور دلیل اس بات کی کہ یہان رُوح سے مراد کلام آلہی ہے یہ ہے کہ اس سے پہلے تین آیت قرآن مجید کا ذکر ہے کہ وننزل من القرآن ما ہو شفاء فرمایا اور پھر اس کے بعد بھی قل لئن اجتمعت الانس والجن مین قرآن مجید ہی کا ذکر ہے جس سے صاف کھل گیا یہان رُوح سے مراد کلام آلہی ہی ہے پھر دیکھو اوحینا ایک بھی ساتھ ہی فرمایا۔

اوتیتم من العلم الا قلیلاً۔ تنبیہاً فرمایا کہ تم بڑے ہی بیوقوف ہو کر کیا تم کلام آلہی قرآن اور دوسرے کلامون مین جنمین احادیث رسُول بھی شامل ہین۔ مین فرق نہین پاتے۔ یہ بہت ہی بے ادبی کا کلمہ ہے کہ صحابہ کو بے علم کہا جاوے کہ تم رُوح کی حقیقت نہین سمجھ سکتے۔ عام تفاسیر مین یہ بات نہین۔

قل لئن اجتمعت الانس والجن۔ اس بات پر بہت مباحثہ ہوا کہ مثل کس بات مین ہو میرے خیال مین مثل مین کوئی قید نہین جس بات مین چاہین مقابلہ کرلین یہ بات صحیح ہے کہ مفتریات آیات جو پیش کریگا اللہ تعالے اُسے ہلاک کردیگا۔ اگر وہ ان کو نبی بتاتا ہے۔

حتی تفجر لنا من الارض ینبوعاً آیة۔ ۹ چیزین انہون نے مانگی ہین بدقسمتی سے لوگون نے سمجھا ہے کہ یہ باتین پوری نہین ہوئین۔ اسلئے طرح طرح کی بدگمانیان کی ہین ذرا بھی تدبر کرتے تو معلوم ہوجاتا کہ یہ باتین بطور سوال صحیح پیش ہوئین۔ پارہ اول مین ہے۔ ان لہم جنات۔ یعنی مؤمن کے لئے جنات ہونگے جسمین کھجور انگور سب آگئے۔ اسی مین آیا ہے تجری من تحتھا الانھار۔ پھر خدا نے ہی فرمایا ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملائکة

پھر ایک جگہ فرمایا ہے۔ متکئین علی فرش بطائنھا من استبرق وجنی الجنتین دان پھر فرمایا ہے۔ فیھن قاصرات الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان۔ اور فرمایا فیھن خیرات حسان پھر سورہ واقعہ مین ارشاد کیا یطوف علیھم ولدان مخلدون۔ غرض جب قرآن مجید مین ایسے تمام وعدے تھے۔ تو پھر اگر انہون نے ایسا مطالبہ کیا تو کیا بیجا کیا جواب دیکھو کیسا صحیح ہے۔ کہ اے نبی کہدے میرا رب پاک ہے اس نے جھوٹے وعدے نہین کئے ضرور ایسا ہوگا مگر مین بشر رسول ہون۔ چنانچہ جب صحابہ نے عراق عجم، شام، عدن فتح کیا تو صحابہ کے قبضہ مین بادشاہون کے گھر آئے انکی بیٹیان بھی نکاح مین آگئین۔ گھر بھی سونے چاندی کے تھے باغات بھی تھے بلکہ مدینہ مین بھی نہرین آئین خدا کا ان پر عذاب بھی آیا۔ ملائکہ بھی نصرت کو آئے آپ کو معراج بھی ہوا۔ قرآن الیسی کتاب بھی ملی۔ غرض سب کچھ ہوا۔ مگر یہ سب کچھ پورا ہوا۔ اسی طرح جس طرح بشر رسُولون کی پیشگوئیان پوری ہوتی ہین۔

(مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۱۰ء ۶ رکوع ۱۱)

لو کان فی الارض ملائکة۔ اس سے ظاہر ہے کہ واعظ بھی اگر ہو تو اس قوم کے رسم ورواج جنگ عادات حالات زبان سے خوب واقف ہو۔ مطمئنین مین ایک نکتہ ہے کہ کسی قوم مین خود تفرقہ فساد پڑ رہا ہو تو پھر ان کو کوئی کیا سمجھائیگا اور وہ کیا سمجھینگے چنانچہ مکہ کی نسبت خود فرمایا۔ قریة آمنة مطمئنة۔ عرب کی اصلاح کے لئے اس وقت رسُول مبعوث فرمایا جب وہ اطمینان کی زندگی بسر کررہے تھے اسی اصُول پر رسول اللہ صلعم جلیتر ہے چنانچہ جب کسی کو دیکھا کہ وہ اطمینان مین خلل انداز ہے تو اس کو جلا وطن کردیا میرے نزدیک۔ یہ صحیح نہین ہے کہ خدا شر سے برانگیزد۔ خدا تعالٰی کوئی شر نہین اُٹھاتا۔ آدمی خود ایسا کرتے ہین۔ سوال۔ ہاروت ماروت بنی اسرائیل کی طرف آئے اس وقت وہ بنی اسرائیل غیر مطمئن تھے۔ جواب مین فرمایا دیکھو انگریز بڑے تجربہ کار ہین بیس برس کی کو دائم الحبس رکھکر اس سے مطمئن ہوجاتے ہین پس بنی اسرائیل جب بابل مین قید ہوکر گئے تھے تو اس کے ستر برس بعد ہاروت ماروت کا نزول ہوا اتنی مدت مین وہ یہود جو اصل مُجرم تھے وہ بہت سیدھے ہوچکے تھے اور انمین کسی قسم کا جوش خروش باقی نہ رہا تھا بلکہ ایک نئی نسل تھی۔ دوسرا سوال کہ ہاروت ماروت ملک آدمیون مین آئے۔ جواب مین فرمایا یہ غلط ہے۔ غور کرو۔ جمادات مین بھی ایک نہ ایک ایسا ہوتا ہے جو قریب بہ نباتات ہوتا ہے جیسے مونگا (مرجان) جو جمادات مین سے ہے اُسے بعض فلاسفر نباتات مین سے کہتے ہین بعض کہتے ہین ہے تو جمادات مین سے مگر قریب بہ نباتات ہے اسی طرح حیوانات مین مراتب ہین مثلاً بندر وانسان کے درمیان کا مرتبہ کہ وہ نہ حیوان ہے نہ انسان چنانچہ ذلیل ترین کو کالانعام بل ہم اضل فرمایا اسی طرح آخری درجہ جو انسانون کا ہے وہ ملائک سے بہت ہی قریبی تعلقات رکھتا ہے انبیاء جو ہوتے ہین وہ کبھی ملکیت کے رنگ مین آجاتے ہین اور کبھی انسانیت کے رنگ مین مگر یہان تو کل قوم کا ذکر ہے کہ تمام قوم ملائکہ ہو جو ... رسول آویگا چونکہ ایک خاص شخص نبی ہی ملائکہ سے بہت قریب ہوتا ہے اس لئے اسی پر ملک کا نزول ہوتا ہے اسی لئے یعلمون الناس فرمایا تثنیہ کا صیغہ نہین فرمایا + کفی باللہ شھیداً۔ خدا تعالٰی کی فعلی شہادت میری صداقت کا فیصلہ کریگی چنانچہ آخر آپ کی اُمت مظفر ومنصور ہوئی جس سے ثابت ہوا کہ آپ ہی حق پر تھے۔

ومن یھد اللہ فھو المھتد۔ فرماتا ہے کہ بیشک تیری قوم مین کچھ آدمی تصنیف کرتے ہین اور اپنی طرف سے ہادی بنتے ہین۔ مگر ہدایت اصلی وہی ہے جو خدا کیطرف سے ہو۔ اس واسطے مین ہر موسم آج بہت خطرے مین رہتا ہون کیونکہ وہ تمام انبیاء کو مفتری اور دروغ مصلحت آمیز کا پیرو سمجھتے ہین اور ہدایت کی کتابین خود وضع کرتے ہین جو مفید اور بابرکت نہین ہوسکتین۔ بہت سے لوگ تنہائی مین رہتے ہین ریاضتین کرتے ہین مجاہدہ مین ہر وقت لگے رہتے ہین اس پر ثمرات بھی مرتب ہوتے ہین مگر سچی اور ربانی اور مثمر برکات وہی راہ ہے۔ جو خدا سکھلائے عمیاً وبکماً وصماً اس پر اعتراض ہوسکتا ہے کہ قرآن شریف مین (۱) فلما رای المجرمون النار (۲) دعوا ھنالک ثبوراً (۳) اور وسمعوا لھا شھیقاً بھی آیا ہے جس سے دوزخیون کا دیکھنا بولنا سننا ثابت ہے حضرت ابن عباس نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ لا یسمعون ما یسرھم (۲) لا ینطقون بحجتھم (۳) لا یرون ما یسرھم یعنی ایسی چیز نہ سُنین گے یا نہ دیکھین گے جو ان کو خوش کرے اور نہ کوئی اپنی دلیل دے سکین گے۔

مورخہ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۱۰ء ۶ (ابقیۂ رکوع ۱۱ ورکوع ۱۲)

بتسع آیٰت۔ ان نو نشانون کے بیان مین لوگون نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہین نو احکام تھے بعض کہتے ہین کہ نو نشان تھے۔ دونون قسم کے نشان بیان کرتا ہون (۱) عصا (۲) ید بیضاء (۳) طوفان (۴) ٹڈی دل (۵) چچڑیان (۶) مینڈکیان (۷) خون کا مرض (۸) قحط پڑا (۹) پلوٹھے مرگئے۔ احکام یہ ہین۔ (۱) شرک نہ کر (۲) چوری نہ کر (۳) زنا نہ کر (۴) (۵) (۶) بیوجہ قتل نہ کرو (۷) کسی نیک عورت کو تہمت مت دو (۸) جنگ مین مت بھاگو (۹) مثبوراً = (۱) محبوس (۲) ملعون چونکہ حضرت موسیٰ کو نرمی سے کلام کرنے کا ارشاد تھا اس لئے بھی شاید فرعون نے محبوس کہا۔ لفیفاً۔ سب کو ایک جگہ اکٹھا کرینگے۔

وما ارسلنک الا مبشراً ونذیراً یعنی جس طرح فرعونیون اور موسیٰ کا معاملہ تھا اسی طرح اے نبی آپکا اور آپکے دشمنون کا ہوگا + یخرون للاذقان۔ مراد ہے مُنہ کے بل گرجانا یہ عربی کا طرز ہے جزو کو بول کر کل مراد لینا + یزیدھم خشوعاً = وتری الارض خاشعة یعنی زمین مین لہلہانا سبزی کا رنگ نا وغیرہ کچھ نہین ہوتا اور وہ مینہ سے فیض حاصل کرنے کے لئے طیار ہوتی ہے اسی طرح انسان خشوع کرنیوالا ہے۔ جو آسمانی فیض حاصل کرنے کا محتاج ہو اور اس کے لئے تیار ہو + ادعوا اللہ۔ اللہ کے لفظ سے دعا کرو یا رحمن کے لفظ سے + بصلاتک۔ صلوٰة کے معنے دعا کے تہجد کی نماز بھی مراد ہوسکتی ہے + یہان سورہ بنی اسرائیل کے نوٹ ختم ہوئے۔ الحمد للہ رب العالمین +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کھلی چٹھی

(جو بصورت اشتہار چھاپ کر جماعت احمدیہ فیروزپور نے تقسیم کی)

بنام حکیم صاحب حنفی نقشبندی خوشنویس لاہوری

چند روز ہوئے ہیں کہ ایک مطبوعہ اشتہار چند باشندگان زیرہ کے نام سے "بعنوان زیرہ میں مرزائیوں کا فرار" شہر فیروزپور میں آپ کی وساطت سے شائع کیا گیا اس قسم کی اشتہار بازی کوئی مستحسن شغل نہیں اس لئے بحکم اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۔ ہم نے اس اشتہار کو قابل تردید نہ سمجھا تھا۔ مگر چونکہ ایک تو ہماری سکوت سے آپ کے دوستوں میں غلط بیانی کی جرأت بڑھتی جاتی ہے اور دوم ممکن ہے کہ ناواقفان اصل حقیقت آپکے اشتہاروں کو صحیح مان لیتے ہوں اس لئے میں مجبور ہُوا ہوں۔ کہ زیرہ کے اصل حقیقت کو ظاہر کروں۔

زمانہ جانتا ہے کہ احمدی واعظین اپنی تقریروں میں کس قدر تہذیب اور شائستگی سے کام لیتے ہیں اس امر کا ثبوت کہ انہوں نے زیرہ میں بھی اپنے اس معمول کو نہ چھوڑا تھا۔ اس بات سے ملتا ہے کہ زیرہ میں جو لکچر احمدیوں کی طرف سے گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر ہوئے ان سے وہاں کے مسلمانوں میں کوئی تحریک ان کی تردید یا مخالفت کی پیدا نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ اب بھی صرف آپ وروانہ کی کشش آپ کو وہاں لے گئی تھی۔ ورنہ زیرہ والوں نے آپکو مدعو نہ کیا تھا۔

اب احمدی لکچروں کے تین ماہ بعد جو آپ زیرہ میں پہونچے۔ تو آپنے اپنے وعظوں میں جماعت احمدیہ کو پکار پکار کر مقابلہ میں نکلنے کے لئے بُلانا شروع کیا۔ آپ کی شیرین کلامی تو معلوم ہی ہے زیرہ کی جماعت احمدیہ نے آپ کی زبان درازیوں سے تنگ آکر اپنے علمار کو لاہور سے بُلوایا تاکہ حق و باطل کا مقابلہ کروا دیا جاوے۔ چنانچہ احمدی علمار کے امیر حضرت مولوی غلام رسُول صاحب صوفی نے ۲۲ جنوری ۱۹۱۱ء کو زیرہ پہونچتے ہی آپ کو ایک خط عربی زبان میں اس مضمون کا لکھا کہ آپ کی دعوت پر میں یہاں آگیا ہوں اب آپ جس طریق سے یعنی تحریری و تقریری اور جس زبان میں مباحثہ کرنا چاہیں کرلیں یہ رقعہ اُسی روز آپ کو ایک مجمع عام میں بموجودگی جناب تحصیلدار صاحب زیرہ دیا گیا۔ معلوم نہیں کہ آپ سے یہ عربی خط پڑھا گیا یا نہ یا اس کا جواب عربی میں لکھا نہ جا سکا۔ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہم کو شکایت ہے تو یہ۔ کہ اُس خط کا تحریری جواب کوئی آپ کی طرف سے آج تک جماعت احمدیہ زیرہ کو نہیں ملا۔ البتہ زبانی پیغام بعض شخص ضرور لاتے رہے۔ مگر ان کو جماعت احمدیہ نے قابل توجہ نہ سمجھا کیونکہ ہماری تحریری چٹھی کا تحریری جواب آنا چاہیئے تھا۔ آخر اس خیال سے کہ آپ کے لئے کوئی حجت باقی نہ رہے ۲۶ جنوری کو آپکے قاصدوں کے مشورہ سے ایک تحریری مسودہ شرائط کا آپ کی خدمت میں بھیجا گیا کیونکہ ہماری جماعت بغیر حفظ امن کے خاطر خواہ انتظام کے اور بغیر فیصلہ شرائط کے آپکے ساتھ مناظرہ نہ کرسکتی تھی یہ مسودہ بھی آپکو ایک جلسۂ عام میں دیا گیا مگر اس کا بھی سوائے زبانی انکار کے ہمیں اور کوئی جواب نہ ملا۔ آخر ۲۷ جنوری کی رات کو دو ممتاز احمدی یعنے ڈاکٹر احمد حسن صاحب لائلپوری اور مولوی احمد الدین صاحب پشاوری ایک دعوتی چٹھی لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جسمیں مکرر استدعا تھی۔ کہ چونکہ فریقین کے علمار ایک جگہ جمع ہیں اس لئے کسی نہ کسی طرح مقابلہ ہو جاوے آپ نے اس چٹھی کو پڑھنے اور جواب دینے سے بھی انکار کیا اور دوسرے روز علی الصبح یعنے جمعہ کے روز آپ زیرہ سے چل دئے۔ علمائے احمدی بھی یہ دیکھ کر کہ آپ فی الحقیقت مباحثہ سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ آپ سے ایک روز بعد یعنے ۲۹ جنوری کو اپنے اپنے مقامات کو روانہ ہوئے۔ حالات مندرجہ سے جو میرے علم اور یقین کے مطابق بالکل صحیح ہیں منصف مزاج لوگ سمجھ لیں گے۔ کہ زیرہ میں فرار کس فریق کی طرف سے ہُوا۔

اس سے پیشتر آپکے نادان دوستوں نے آپ کی فیروزپور کی گذاریوں کے متعلق بھی ایک آرٹیکل اخبار اہل فقہ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۰۹ء میں چھپوایا تھا جس میں لکھا ہُوا تھا کہ آپکے وعظوں سے متاثر ہوکر یہاں بہت سے احمدیوں نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت چھوڑ دی اور صرف چند بے علم اور جاہل آدمی احمدی رہ گئے ہیں نیز یہ کہ آپنے احمدیوں کے گھروں میں جا جا کر ان کو لاجواب کیا اور احمدی لوگ اب فیروزپور میں مارے شرم کے منہ نہیں دکھاتے اور یہ کہ آپکے اثر سے مسلمانان فیروزپور میں تجارت کا شوق جاگ اُٹھا ہے اُن میں قومی ہمدردی کا خیال پیدا ہوگیا ہے۔ مسلمانوں کی نئی دوکانیں کھل گئی ہیں اور کھلتی جاتی ہیں اور موجودہ دکانوں پر بڑی بھیڑ بھاڑ رہتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ مولانا جو لوگ اس قسم کا صریح اور بے بُنیاد جھوٹ بول سکتے ہوں وہ جو کچھ کہہ گزریں ان کے لئے مباح اور جائز ہے ورنہ آپ خوب جانتے تھے کہ یہ تمام مضمون سرتا پا غلط تھا نہ یہاں کوئی احمدی آپکے وعظوں سے مُرتد ہُوا نہ کسی احمدی کو آپنے لاجواب کیا اور نہ کوئی قابل ذکر تجارتی ترقی مسلمان فیروزپور میں ظاہر ہوئی۔ برعکس تنزل کے جماعت احمدیہ فیروزپور ماشاراللہ روزافزوں ترقی پر ہے اس کا ہر ایک فرد اپنے اپنے طور پر اپنے فرض تبلیغ کو ادا کر رہا ہے اور یہ تبلیغ اپنا اثر لا رہی ہے۔ مگر آپ اور آپکے فریق کو حق اور راستی سے کیا سروکار؟ آپ کا مقصد تو اسی قدر تھا کہ اخباری دُنیا میں آپکا نام بھی مکذبین حضرت مرزا صاحب میں شمار ہونے لگ جائے کیونکہ یہ فراخی رزق کا ایک مجرب نسخہ ہے میں آپکو متنبہ کرتا ہوں کہ یہ سودا درحقیقت خسارہ ہے گو بظاہر مفید نظر آتا ہے۔

والسّلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر۔ فرزند علی عفی اللہ عنہ ہیڈ کلارک قلعہ میگزین سکرٹری (انجمن احمدیہ فیروزپور)

ضروریات قادیان

بابو محمد اسمٰعیل صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

مخدوم بندہ جناب اڈیٹر صاحب سلامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں مضمون مندرجہ عنوان پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر مناسب خیال فرماویں تو اس کو اخبار میں چھاپ دیں مہاجرین کی تکالیف کا حال پڑھ کر دل کو واقعی بہت رنج ہوتا ہے خداوند تعالیٰ مسبب الاسباب ہے ممکن ہے کوئی ایسے اسباب پیدا کردے جن سے یہ مشکلات رفع ہو جائیں۔ خدایا تو ہمیا ہی کر آمین ثم آمین۔

(۱) آٹے کی بابت تو یہ عرض ہے کہ کوئی صاحب استطاعت احمدی جن کی الحمدللہ اس سلسلہ عالیہ میں کمی نہیں۔ کم طاقت والا آٹیل انجن دارالامان میں قائم کریں۔ اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ یہ تکلیف رفع ہوسکتی ہے۔ علاوہ ثواب اُخروی کے مالک مشین کو انشاء اللہ تعالیٰ کافی فائدہ بھی ہوسکتا ہے یہ ترکیب تو سریع العمل ہے لیکن اگر کوئی صاحب فرداً فرداً اس کام کو نہ کرنا چاہیں تو بہر یوں سہی کہ مشین وغیرہ کے خرچ کا اندازہ لگا کر اس روپیہ کو مساوی حصوں پر تقسیم کردیں۔ قیمت فی حصہ پچیس روپیہ ہو اور بذریعہ اخبار اعلان کردیں۔ خدا نے چاہا تو یہ تجویز بھی کامیاب ہوسکتی ہے گو نسبتاً دیر طلب ہے۔ مشین کے چلانے میں غالباً زیادہ تردد نہیں کرنا پڑیگا مہاجرین میں سے کوئی بزرگ اس کام کو کرسکتے ہیں۔ چار حصے آخری صورت میں بندہ خریدنے کو طیار ہے جن کا نصف روپیہ پیشگی اعلان شائع ہونے پر روانہ کردونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (میرے خیال میں یہاں آٹے کا اتنا خرچ نہیں کہ مشین چل سکے اڈیٹر)

(۲) گھی کا بندوبست یوں ہوسکتا ہے کہ جو احمدی سٹیشن ماسٹر یا اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر یا سگنیلر لائن پر تعینات ہیں اور جن کے متصلہ علاقوں میں عمدہ گھی دستیاب ہوسکتا ہے یہ خدمت اپنے ذمہ اُٹھاویں اگر گھی کا خرچ زیادہ ہے تو بحصہ رسدی یا باری باری مُہیا کرتے رہیں اس صورت میں ان کو بصورت اطمینان روپیہ پیشگی دارالامان سے ملنا چاہیئے۔ گوشت دال وہی رلئے ٹھیک ہے جو جناب نے تحریر فرمائی ہے ایندھن کا انتظام بھی کچھ ہی ہونا چاہیئے۔

حضرت امام صادق میں ایک خط کا جواب

برادر مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط اتفاقاً میری نظر سے بھی گزرا۔ میں آپ کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق ایک بات پیش کرنی چاہتا ہوں اگر آپ اس پر چند منٹ غور کر سکیں اور پھر مجھے اس کے متعلق اطلاع بخشیں۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اس بات کا دعوے کیا ہے کہ مجھ پر وحی آلہی کا نزول ہوتا ہے۔ تمام دعووں کا اصل الاصول یہی ہے۔

اب یہ دعوے دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو سچا دعویٰ ہے یا جھوٹا۔ سچا ہونے کی صورت میں اس کی تکذیب کیا نتائج رکھتی ہے اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ دعویٰ جھوٹا ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ دعویٰ جھوٹا کرنے میں آپ کو کیا فائدہ تھا۔ یہی جواب ہوگا کہ دنیا کمانا۔ مال و دولت کی ہاتھ آنا۔ شہرت۔ دوسری صورت یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) آپ کو جنون ہو۔

اب آپ وفات پا چکے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے معاذ اللہ باوجود مفتری علی اللہ ہونے کے برخلاف لو تقوّل ولا یفلح الظالمون پوری قبولیت حاصل کی اور یوضع لہ القبول (جو مہدی اور سرولی کی آیات صدق میں سے ہے) کے مصداق آپ بنے اور جو بیس پچیس برس پہلے شائع شدہ پیشگوئی یاتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق باوجود مخالفت شدیدہ کے اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھی چنانچہ چار لاکھ کے قریب اپنا جان نثار مخلص مرید چھوڑا اور اس قدر مال آپ کے حضور میں پیش کیا گیا کہ حساب میں نہیں آیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شروع سے اخیر تک آپ نے وہ مال اشاعت اسلام میں خرچ کر دیا یا آپنے اپنی کوئی جائداد بنائی۔ قادیان کے رہنے والے شہادت دے سکتے ہیں اور دیگر بھی ہر ایک اپنے طور پر تحقیق کر سکتا ہے کہ آپنے کوئی زمین اپنی جائداد بڑھانے کے لئے نہیں خریدی۔ حتے کہ مکانوں میں بھی اگر کوئی ایزادی فرمائی۔ تو مہمانوں کے لئے بلکہ اپنے رہنے کے مکانوں میں سے کئی مکان مہاجرین کو دے رکھے تھے چنانچہ بعض اب تک ان کے پاس ہیں کوئی شان و شوکت کی چیز مثلاً گھوڑا۔ گاڑی وغیرہ نہیں خریدا۔ درویشانہ زندگی بسر کی جیسی کہ آپ ابتدا میں کرتے تھے۔ بلکہ مال دنیا سے یہاں تک کنارہ کشی کی کہ اپنی زندگی میں مالی معاملات ایک انجمن کے سپرد کر دئے پھر تین سال آول الوصیت فرمائی اور اس میں (جیسا کہ دنیا داروں سے امید ہو سکتی ہے) کوئی بات اپنی اولاد کے متعلق نہیں لکھی حالانکہ اگر آپ اشارۃً بھی فرما دیتے کہ میری اولاد کو گدی نشین

کیا جاوے۔ تو اس میں کسی کو موقعہ انکار نہ تھا۔ مگر آپنے انبیاء علیہم السلام کی طرز پر ایسا مطلق نہیں کیا۔ مجھے کسی دنیادار کا پتہ دیجئے جس نے کبھی یہ نمونہ دکھایا ہو کہ ایک خاردار جنگل کو اپنے کدال سے بڑی محنت کے ساتھ صاف کرے۔ اس میں بیج بو کر آب اشک سے آبریزی کرے خون جگر سے سینچے۔ پھر جب کبھی کھیتی اپنا ثمر دینے کے قابل ہو تو وہ کسی اور کو بخش دے۔

یہ ہرگز خیال نہ کیا جاوے کہ اولاد اس قابل نہ تھی اس میں صاحبزادہ محمود احمد صاحب ماشاء اللہ بفضل آلہی تحریر میں تقریر میں تقوی میں تبتل الی اللہ میں اپنی نظیر آپ ہیں اور یہ بات کسی خوشامد کے رنگ میں نہیں کی گئی بلکہ ہر ایک شخص خود امتحان کر کے دیکھ سکتا ہے۔ شہرت کی خواہش کے متعلق آپ کی زندگی خود فیصلہ دے سکتی ہے کہ آپ کس درجہ تک گوشہ نشین اور مخلوق سے کنارہ کش تھے۔

اگر آپ شہرت کے طالب ہوتے تو براہین احمدیہ چھپوا کر جو ہر دلعزیزی آپ کو حاصل ہوئی تھی اس کو قائم رہنے دیتے۔ مگر آپنے خدا تعالیٰ کو مقدم کیا اور جو کچھ امر ہوا اُس کے اظہار میں عیسائی۔ آریہ۔ سکھ۔ ہندو۔ مسلمان سب کو اپنا جانی دشمن بنا لیا۔

باقی رہا جنون! سو آپ کی اسی کے قریب تصنیفات کے مطالعہ سے آپ خود ہی انصاف کے ساتھ فیصلہ کر لیں کہ یہ معارف یہ حقائق ایک مجنون بیان کر سکتا ہے اور کیا دیوانہ بھی اپنے اعمال کے نتائج میں یوں کامیاب ہوا کرتا ہے۔ فی الحال یہی کافی ہے۔ والسلام۔

محض اللہ تعالیٰ کیلئے گواہی

جملہ برادران اسلام کی خدمت میں اس ناچیز کی التماس یہ ہے۔ کہ صرف بھائیوں کی بہتری وبہبودی دارین کے لئے اس اپنی سچی گواہی کو جسے میں بوجہ غفلت یا نسیان یا اور کسی مصلحت بار بیغال سے فراموش کر چکا تھا۔ ظاہر کرتا ہوں۔ میں اپنی سیاہ کاری اور گناہوں سے نہائت شرمندہ ہوں کہ کیوں اس قدر عرصہ تک میں نے اس شہادت حقہ کو پوشیدہ رکھا۔ میں اب اپنے پاک پروردگار اور اس برگزیدہ نبی یعنے احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلعم کے بھیجے دل کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو اصل حقیقت میں نے اپنے کانوں ایک برگزیدہ بزرگ باخدا مجذوب عبد اللہ شاہ صاحب نامی سے مقام گوہٹی ملک آسام میں جب وقت میری عمر غالباً ۲۴-۲۵ سال کی ہوگی سنہ ۱۸۹۰ء میں سُنی تھی اگر اس میں کچھ خلاف یا میری طرف سے کچھ بناوٹ ہو تو اللہ جل شانہٗ میرا خاتمہ ایمان پر نہ کرے اور مجھ پر قہر نازل فرماوے اور شفاعت آن احمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز حشر مجھے نصیب نہ ہو۔

وہ سچی شہادت یہ ہے

اے حضرات! میں چند اور لوگوں کے ہمراہ بزمرۂ ملازمت ملک گوہٹی نام ایک جگہ میدان میں خیمہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ یکایک خیمہ سے باہر جو نکلا۔ قریب ہی سامنے ایک پُل تھا اس پر میری نظر گئی دیکھتا کیا ہوں کہ اُس پر ایک بزرگ صورت انسان بیٹھے ہوئے ہیں میں نزدیک چلا گیا دیکھا تو سر و پا برہنہ کرسے تہبند مند ہا ہُو ندارد۔ کاندھے پر ایک رومال ہے میانہ قد۔ نئے قریب لانبے بال جو کاندھے سے نیچے پڑے تھے رُسول داڑھی گندم گون رنگ کچھ اشعار فارسی و عربی کے پڑھ رہے ہیں اور آنکھ سُرخ ہو رہی ہے میں اُن کے اشعار وں کو اتنا ہی سمجھا کہ مضمون عاشقانہ تھا جب وہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ تب میں نے درخواست کی کہ حضور میرے ہمراہ ڈیرہ پر چلیں۔ کچھ چاء وغیرہ کا شوق ہو۔ تو میں بنا کر پلاؤں وہ یہ سُن کر مُسکراتے ہوئے میرے ہمراہ بلاکسی عذر وحیلہ کے ڈیرہ تک تشریف لے آئے۔ میں نے اُن کیواسطے بہت جلد چاء بنوائی پی کر شاد ہوئے اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ حضور کچھ عرصہ اور تکلیف گوارا فرماویں تو دوپہر کا کھانا کھا کر چلے جاویں۔ فرمایا کیا کھلاؤ گے۔ میں نے عرض کیا جو حضور فرماویں کہا مُرغ پکواؤ میں نے مرغ منگا کر ذبح کرا کر پکوایا۔ کھانا تیار ہونے تک جو عرصہ گذرا وہ برابر عربی فارسی کے اشعار ہی پڑھتے رہے۔ میں کچھ عرصہ پاچپی کرتا رہا۔ جب کھانا تیار ہو چکا اونہوں نے بڑی خندہ پیشانی سے تناول فرمایا۔ جب کھانے سے فراغت پا چکے جانے کی اجازت چاہی۔ میں تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ جاتے وقت فرمانے لگے تم نے معلوم بھی کیا کہ میں کون ہوں۔ میں نے عرض کیا اللہ کو بہتر معلوم ہے خادم نہیں پہچان سکا۔ کہنے لگے ہم تم کو خوشخبری سناتے ہیں کہ ہم امام مہدی علیہ السلام کے سپاہی ہیں۔ ان کی منادی ملکوں میں کرتے پھرتے ہیں اور اب وہ امام برحق جوان ہو گئے ہیں۔ میں نے متعجب ہو کر دریافت کیا کہ حضور وہ کہاں اور کس ملک میں پیدا ہوئے ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ وہ پنجاب میں پیدا ہوا اور وہیں جوان ہوا ہے اب میں دو چار ملکوں میں پھرتا ہوا ملک پنجاب میں مہدی کی قدمبوسی حاصل کروں گا۔ چونکہ اُس زمانے میں بوجہ شباب چنداں اس باب میں مجھ کو دلچسپی نہ تھی۔ دوسرے خیالات کسی تقلیدی بُت کے پُجاری تھے زیادہ نام ومقام کے لئے سوال نہ کئے ورنہ وہ بزرگ ہر خلجان کو رفع کر دیتے میں نے یہی عرض کیا کہ خادم تو پنجاب کا رہنے والا ہے مجھ کو علم نہیں۔ فرمایا تم کو چند روز میں معلوم ہو جاویگا۔ اتنا فرما کر چلتے بنے۔ فقط

علاوہ ازیں ایک خواب سنہ ۱۹۰۱ء میں دیکھا تھا۔ جس سے

اور یہی حضرت اقدس مرزا صاحبؑ امام برحق کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور اس میں بھی میری کسی قسم کی بناوٹ اور کوئی افترا نہیں وکفیٰ باللہ شہیدا - وہ خواب یہ ہے ۱۹۰۱ء مقام دیولالی میں جو بمبئی کے قریب ایک مشہور جگہ ہے - رات کو یہ جرا خواب میں ظاہر ہوا کہ وہ شخص کہ جہ منظر جن کے ہاتھوں میں ہتکڑی پڑی ہوئی جن میں مضبوط رسیاں بندھی ہوئی تھیں - ... کو دو سپاہی توی ہیکل رسیاں تھامے ہوئے ان قیدیوں کو لئے جاتے ہیں اور وہ قیدی متعلق ہیں - زمین پر پیر نہیں ٹکتے تھا پر گھسیٹا کر ... آگے آگے چل رہے ہیں اور سپاہی پیچھے پیچھے ان کو ہانکتے ہوئے تیز رفتاری سے لئے جاتے ہیں - ان کے پیچھے ایک بزرگ باخدا آ رہے ہیں جن کا حلیہ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی عینی زیارت نہیں کی - البتہ فوٹو حضرت موصوف کو دیکھا ہے - بعینہٖ یہی شبیہ اس پیر مرد کی تھی جا رہے ہیں - میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ ماجرہ کیا ہے - تماشائیوں نے یک زبان ہو کر کہا یہ بزرگ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں - طاعون کو اس جگہ سے ہنکائے لئے جاتے ہیں - اس کے بعد آنکھ کھل گئی - اور وہ تہجد کا وقت تھا - شب کے غالباً ۳ بجے ہونگے - اب میری سچی خواب وغیرہ کی تکذیب کرنے والے خدا کی قہری تجلی کے نیچے ہیں - مجھ پر جو گواہی تھی - وہ میں نے ادا کر دی -

راقم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کا خادم چودھری حاجی کریم بخش ولد چوہڑ خان مرحوم قوم سلہریا ساکن موضع دیول تحصیل و تھانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ

مضمون مذکورۃ الصدر خاکسار کے سامنے حاجی کریم بخش صاحب نے بیان فرمایا ہے - عبد الرشید احمدی ساکن صدر بازار کیمپ میرٹھ بقلم خود

مضمون مذکورۃ الصدر احقر کے روبرو چودھری حاجی کریم بخش صاحب نے بیان فرمایا - محمد حسین احمدی ... میرٹھ بقلم خود

مضمون مذکورۃ الصدر احقر کے سامنے چودھری کریم بخش صاحب رئیس ضلع سیالکوٹ نے بیان فرمایا ہے - سید عبد الکریم احمدی صدر بازار میرٹھ بقلم خود

قسم از وفات مسیح و معنی رفع و توفی

از روئے کتب شیعہ اثنا عشریہ

"ہمارے مکرم دوست منشی خادم حسین صاحب خادم بھیروی جو ضمائم بدر کے علمی مضامین میں لکھتے رہتے ہیں وہ ناظرین سے مخفی نہیں یہ مختصر سا مضمون انہوں نے وفات مسیح کے بارے میں لکھا ہے جو نہایت دلچسپ اور مسکت خصم ہے"

(۱) ملا باقر مجلسی کتاب حیوۃ القلوب جلد اول باب ۲۸ - احوال حضرت عیسیٰ صفحہ ۳۴۰ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ میں لکھتے ہیں - در حدیث موثق از حضرت امام رضا منقول است کہ مشتبہ نہ شد امر کشتہ شدن و مردن احدے از پیغمبران و حجتہائے خدا بر مردم بغیر از عیسیٰ بن مریم زیرا کہ اورا زندہ از زمین بہ بالا بردند و روحش را درمیان آسمان و زمین قبض کردند و چون بآسمان رسید حق تعالیٰ روحش را بہ بدنش گردانید - چنانچہ حق تعالیٰ مے فرماید - انی متوفیک و رافعک الی داد حضرت عیسیٰ حکایت مے نماید - فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم - پس ہر دو آیت دلالت مے کند بر وفات آنحضرت - اگرچہ روایت مذکورہ کا پہلا حصہ ناک کو بجائے سامنے کی طرف سے ہاتھ لگانے کے گردن کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر لگانے کا مصداق ہے - مگر ہم کو اس سے کیا حرج - نتیجہ کو دیکھنا چاہیئے -

(۲) محقق ابن بابویہ رسالہ اعتقادات میں لکھتے ہیں - مخالفان ما نقل کردہ اند کہ چون حضرت قائم (مہدی) بیرون آید عیسیٰ از آسمان فرود آید - و در عقب او نماز کند و نزول او بزمین زندہ شدن بعد از مرگ است زیرا کہ حق تعالیٰ فرمودہ است - انی متوفیک و رافعک الی - واضح ہو کہ شیعہ لوگ رجعت مہدی کے قائل ہیں محقق ابن بابویہ اسی کی تائید میں نزول مسیح کے مسئلہ کو بھی رجعت مسیح سے تعبیر کرتے ہیں - اور اسی واسطے آیۃ انی متوفیک سے استدلال کر کے لکھتے ہیں - کہ مسیح کا نزول در اصل زندہ ہونا بعد مرنے کے ہے - ملا مجلسی صاحب باین ہمہ وفات مسیح کے مذہب میں محقق مذکور سے اختلاف کرتے ہیں - چنانچہ اوپر کی روایت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں - وآنچہ در باب موت عیسیٰ و اصحاب کہف فرمودہ نزد فقیر محل تامل است (منقول از کتاب حق الیقین مطبوعہ ایران در بیان رجعت صفحہ ۳۴۱) - کہاں محقق ابن بابویہ کہاں ملا مجلسی صاحب اور ان کی تحقیق - مگر ہم کو تو اپنے دعوے کے اثبات سے کام ہے -

(۳) و خود پیغمبر فرمودہ - لو کان ... عیسیٰ و موسیٰ فی حیوتہما ما وسعہما الا اتباعی - ترجمہ اگر عیسیٰ اور موسیٰ زندہ ہوتے تو ضرور میری متابعت کرتے - رسالہ فوز فی جواب پادری لاہور مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور ۱۳۱۲ ہجری صفحہ ۱۰ مولوی سید ابو القاسم لاہوری - مجتہد مرحوم -

(۴) اسی حدیث کو مجتہد موصوف کے فرزند ارجمند علامہ حائری صاحب لاہوری نے بھی مکرر لکھا ہے دیکھو رسالہ بشارات احمدیہ مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور مرتبہ دوم ۱۳۲۳ ہجری صفحہ ۱۹ و نیز خود آنحضرت فرمودہ است - لو کان عیسیٰ و موسیٰ فی حیوتہما ما وسعہما الا اتباعی - یعنی اگر موسیٰ و عیسیٰ در دنیا مے بودند ممکن نمی بود ایشان را مگر آنکہ متابعت من مے کردند -

(۵) بعضے گفتہ اند توفی بمعنی مرگ است و خدا او را سہ ساعت میراند - و بعد از سہ ساعت او را زندہ کرد و بآسمان برد - حیوۃ القلوب جلد اول صفحہ ۳۰۹ - حالات حضرت عیسیٰ -

(۶) رفع کا اطلاق جب انسانوں کے متعلق ہو تو وہاں بے جان چیزوں کی طرح اٹھانا مراد نہیں ہوتا بلکہ وہاں رفعت و بزرگی کے معنے لئے جاتے ہیں جس طرح بلعم باعور کے حق میں قرآن کریم میں آیا ہے - ولو شئنا لرفعنٰہ بہا - چنانچہ اصول کافی میں تقیہ کی فضیلت میں حدیث ہے - امام جعفر صادق فرماتے ہیں روئے زمین کی کوئی چیز تقیہ سے بڑھ کر مجھ کو پیاری نہیں ہے - جو تقیہ کرے گا - اللہ اس کو رفع کرے گا جو نہ کرے گا اس کو اللہ گرا دیگا - اصل الفاظ حدیث یہ ہیں - من کانت لہ تقیۃ رفعہ اللہ یا حبیب من لم تکن لہ تقیۃ وضعہ اللہ یا حبیب (حبیب راوی مخاطب کا نام ہے) دیکھو اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۴۸۴

(۷) خاص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں جناب علی رضی اللہ عنہ اپنے ایک خطبہ میں جس کا نام خطبۃ الوسیلہ ہے فرماتے ہیں کہ جناب باریتعالیٰ نے جب اپنے نبی کو بلا لیا اور انکو اپنی طرف اٹھا لیا - اصل الفاظ یہ ہیں حتی اذا دعا اللہ عز وجل نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ و رفعہ الیہ - دیکھو کتاب الروضہ فروع کافی جلد ۳ مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۴ -

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی اور رفع کا مطلب سمجھنے کے لئے فی الحال اسی اختصار پر اکتفا کی جاتی ہے - امید ہے کہ حق پسند لوگ ان مذکورۃ الصدر حوالوں کو مطالعہ بلکہ تحقیق کر کے عقیدہ وفات مسیح کو عوام کی الانعام کی طرح خارج از اجماع ... وغیرہ نہ سمجھیں گے والسلام علی من اتبع الہدیٰ - خاکسار خادم بھیروی

ایک مفید تجویز

محترم ایڈیٹر صاحب بدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - ا - من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ تیرا ایمان ہے اور طاعت اولی الامر میرا قومی شعار - سید ولد آدم (بابی انت وامی) نے آتش پرست لیکن عادل نوشیرواں کے عہد میں تولد پانے پر جو اظہار مسرت و امتنان فرمایا ہے اس سے میں نابلد نہ تھا - پھر ہم مسلمانوں سے اقرب بالمودۃ اہل کتاب یعنی نصاریٰ کی دنیا پر بہترین نمونہ سلطنت اور وہ بھی سکھا شاہی کے بعد ہمیں میسر آئی تھی - و ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم - تاہم مجھے اس التزام کو دیکھ کر تعجب اور حیرت ہوتی تھی - جو ہمارے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر ایک تحریر اور تقریر میں اس مبارک عہد کے حسن و احسان کی تفصیل اور اس گورنمنٹ کی وفاداری اور جان نثاری کی تاکید

مین پایا جاتا ہے۔ جیسے دیکھ کر سفیہ اور منافق طبع لوگون سے تملق اور خوشامد پر محمول کیا۔ ظالمون نے اتنا بھی تو نہ سوچا کہ بس پہلوان حق نے عیسائیت کے بخیئے اُدھیڑ کر رکھدئے ہین اور جو گردن کش بادشاہون کو حق کی پوری سطوت اور حرارت کے ساتھ اپنے مولا کا پیغام پہنچانے سے ذرا نہین جھجکا اس کی شان اس سے بہت ارفع ہے۔ کاش! وہ اس وقت ان پاک نوشتون کو پڑھ مین جو فسق۔ خیانت فساد اور بغاوت کے ہر ایک طریق سے بچا کر اور اس طرح ایک اہم اور مہتم بالشان ملکی اور قومی ضرورت کو اعجازی رنگ مین پورا کرکے مومنین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہو رہے ہین افسوس وہ لوگ ایک ربانی مصلح اور ایک کینہ پرور پولیٹیکل منافق مین کچھ بھی تمیز نہ کرسکے۔

یہان تھوڑے سے لمحہ کے لئے مین اپنی پیاری قوم کو خطاب کرنے سے باز نہین رہ سکتا۔ سوا اسی اسپرٹ سے سڈیشن اور انارکزم کا جو بھوت آجکل چند کینہ اور ناعاقبت اندیش ہندوستانیون کے سر پر چڑھا ہے اس کا اُتارنا صرف ہمارا ہی بہترین فرض ہے اور عداوت کی جس خلیج کو خودغرضی۔ شرارت اور غلط فہمی ہندوستان کی دو بڑی قومون کے درمیان گہرا کر رہی ہین اس پر پل باندھنا کیا اُسی کلیتہً پاٹ دینا بھی ہماری ہی مقدس ڈیوٹی ہے۔

دُنیا کے پردہ پر آج صرف ایک ہی قوم ہے۔ جو جائز فخر کے ساتھ یہ کہہ سکے کہ اس طرح نکلنے پر وہ محض خدا کے احکام پہونچانے اور اپنے شہزادۂ امن کا پیغام صلح سُنانے کے لئے نکلی ہے اور یہ اسکی کس قدر انمول نعمت ہے جو میری ہی پیاری احمدی قوم کے حصہ مین آئی ہے فالحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ۔ سو اب ہمین صرف خاموش طریقون پر ہی قناعت کرکے نہین بیٹھ رہنا چاہیئے۔ یہ مقدس تعلیم آج ہم سے بڑے زور کے ساتھ مطالبہ کراتی ہے۔ کہ ہم اس راہ مین مثبت قدم بیش علمی قدم اُٹھائین۔ سڈیشن کش اور انارکزم سوز کمیٹیان قائم کرکے اماکین گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائین۔ سرگرم منشری مختلف حصص ملک مین بھیجکر لوگون کو تقوے کے لئے تیار کرین۔ جس کے بغیر اسلامی علوم کے دروازے کبھی نہین کھل سکتے۔ امید ہے۔ کہ آپ اس بارہ مین جلد ایک فنڈ کھول کر قوم کو ممنون فرمادین گے۔

۲۔ اسی ضمن مین مجھے ایک اور گزارش کرنی ہے۔ ہم سب اچھی طرح جانتے ہین۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے زمانہ کے خاص امتیازون مین سے ایک یہ ہے کہ مذہب لوگون مین فینیٹزم سے سائنس کے مرتبہ پر پہونچگیا ہے۔ ہمارے امام ہمام نے مجادلانہ بحثین کبھی پسند نہین کین۔ اس قسم کی تحریرین اور تقریرین خود نفس مطلب سے کوسون دور ہوتی ہین۔ ایک متقی مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی انہین پسند نہین کرسکتا۔ مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ ہمارا قومی لٹریچر بفضلہٖ ان بربادی بخش جرمز سے پاک اور بے لوث ہے

جوش محبت

اور آیندہ بھی مجھے کامل بھروسہ ہے کہ وہ خدا کے فضل سے اپنی یہ شان قائم رکھ سکے گا۔ اور آجکل کا گرما گرم ایٹماسفیئر اسے اپنے مرکز اعتدال سے ذرا بھی جنبش دینے کے بالکل ناقابل رہے گا۔ ہمین اپنے کام سے کام ہونا چاہیئے۔ کذب کے لئے حق کی ذاتی حرارت کافی سے بڑھکر ہوتی ہے۔ مثال کے لئے آپ کو کہین دور جانے کی ضرورت نہین۔ کل ہی کی بات ہے۔ ہمارے محترم مخدوم ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے ستیارتھ پرکاش کی تعلیمات پر ایک چھوٹا سا تنقیدی نوٹ علمی اور ہمدردانہ رنگ مین لکھا ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک سنسنی چھاگئی اور آریہ کیمپ مین ایک کہرام مچ گیا۔ کیا اندر۔ آریہ۔ ارجن۔ پرکاش مسافر۔ پانچون بھائیون کی منفرد اور مشترکہ گالیون مین اب اتنا زور ہوسکتا ہے کہ وہ اس پکڑ دھکڑ کو کچھ کم کرسکین جو ان کے ذرا سمجھدار حصہ مین پیدا ہوگئی ہے۔ یا کم از کم اپنے ہی دلون کی آگ بجھا سکین۔ ہم اپنے فاضل محترم کو اُن کی بے نظیر کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین۔ ؎

آنکھون نے تیری پیارے ارجن کا مان مارا۔

بے شک دُنیا نے ترقی کی طرف قدم اُٹھایا ہے اور بہت سعید روحین ایسی پیدا ہو چلی ہین جو سچائی کو اُس کے اپنے لباس مین ہی دیکھنا چاہتی ہین۔

۳۔ میری آخری استدعا ہے کہ اگر آپ فنڈ کھولنا مناسب تصور فرمادین تو دو قاعدہ اُردو اور دو قاعدہ عربی یسرنا کو رسال فرماکر اُن کی نیت کے ساتھ دو روپیہ کی حقیر رقم خاکسار سے وصول فرمالین گے۔ جس کی کمی کی کسر میری غفلت اور ندامت تقصیر پوری کردیگی۔ والسلام۔ خاکسار غلام مرتضےٰ خان احمدی (ڈیرہ جات)

غزل

دل با دانش و فرہنگ کا آہنگ

ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب نجیب آبادی المتخلص بہ دانش

یان سبے زبانیاں ہین وان بدزبانیاں ہین
اُترے ہین گالیو نپر کیا خوش بیانیاں ہین

ہین گالیان بھی دینے کا فر بھی ہم کو کہتے
کیا مومنون کی دیکھو شیرین زبانیاں ہین

ہے جسم عنصری مین اب تک فلک پہ عیسےٰ
یہ سب ڈھکو نسلے ہین قصے کہانیاں ہین

شمشیر خامہ لیکر اُٹھین نوذرا سنبھل کر
وہ نوجوان کہ جن کی اُٹھتی جوانیاں ہین

ہر معرکہ مین ہوتا مومن ہی ہے مظفر
فوز و فلاح و نصرت اس کی نشانیاں ہین

اِن آریون سے جاکر اتنا تو کوئی پوچھے
کیون اپنے حاکمون سے یہ بدگمانیاں ہین

کیون چشم پوشیون پر گستاخ تم بنے ہو
رحم و کرم کے بدلے کیون بدزبانیاں ہین

مُنہ مین جو ہین زبانین ان کے ہین سخت کیسی
جرمن کے چاقوؤن کی گویا کمانیاں ہین

کیا خوب اضافہ کیا ہے دانش نے اس زمین کو
یہ توسن قلم کی سب خوش عنانیاں ہین

تضمین

ہین نے کسی سے کسدن کی چھیڑ خانیاں ہین
تہمت ہے یہ سراسر جھوٹی کہانیاں ہین
رنجش کی مجھ مین دیکھی کیا کیا نشانیاں ہین
یارون کو مجھ سے اب تک کیون بدگمانیاں ہین
کیون چھیڑ خانیان ہین کیون بدزبانیاں ہین

مین خود ہی مر رہا ہون مجھ کو نہ تم ستاؤ،
بس اپنا راستہ لو اب ٹھنڈے ٹھنڈے جاؤ
بھلتے نہین ہین مجھ کو اب یہ تمہارے چاؤ
دیکھو نہ میرے دل کو اے دوستو دُکھاؤ
ازبس میری گھڑی کی نازک کمانیاں ہین

داخل ہوئے ہین جبسے عشاق مین ترے ہم
آنکھون سے ایک دریا جاری ہے اپنے پیہم
جان جہان سناؤن کیا قصۂ شب غم
روح و روان عالم مرتے ہین تجھ پہ ہر دم
ہم کشتگان غم کی یہ زندگانیاں ہین

آہون کا سرد ہونا چہرہ کا زرد رہنا
جو جو کوئی سُنائے سُن سُن کے سب کی سہنا
مُنہ سے کسی کو اپنے اُف بھی کبھی نہ کہنا
آنکھون سے اشک بہنا لب پر فغان کا رہنا
عشق نبی کی مجھ مین کیا کیا نشانیاں ہین

کس طرح جسم خاکی ہو جاوے آسمانی
جو جھوٹ بولتے ہین مرجائے ان کی نانی
دانش بڑے پتے کی یہ بات تو نے جانی
دنیا ہے آنی جانی ہر چیز اس کی فانی
عیسےٰ کی زندگانی جھوٹی کہانیاں ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسہ اور بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا سوال قریباً تین چار سال سے ہماری قوم کے سامنے ہے اور دو سال کا عرصہ ہوا کہ اس کے لئے ایک خاص تحریک مجلس معتمدین کی طرف سے کی گئی تھی۔ یہ تحریک چالیس ہزار روپے کے لئے تھی جو چھ ماہ یا ایک سال کے اندر جمع ہو جانا چاہیئے تھا مگر آج تک جو دو سال اس تحریک پر گذر گئے ہیں بمشکل بیس ہزار روپے تک یہ رقم پہونچی ہے اور یہی وجہ ہے کہ گو اینٹ کو تیار ہوئے قریب ایک سال گذر گیا ہے۔ مگر اب تک عمارت کا کام وسیع پیمانے پر شروع نہیں ہو سکا۔ کیونکہ قریب سولہ سترہ ہزار روپیہ تیاری اینٹ میں خرچ ہو گیا۔ اس اثناء میں مختلف اوقات پر سابقہ تحریک کی بنا پر جو وعدے احباب نے کئے تھے ان کی وصولی کے لئے یاددہانیاں کرائی جاتی رہی ہیں۔ مگر (اور اس بات کے علی الاعلان کہنے میں میں کوئی حرج نہیں سمجھتا) اب تک ہمارے احباب میں سے ایک بہت بڑے حصے نے تو اس تحریک میں حصہ نہیں لیا اور جنہوں نے لیا۔ ان میں سے بہت سے احباب کی طرف اس وقت کی موعودہ رقوم کے بقائے چلے آتے ہیں۔ علاوہ ازیں سابقہ تحریک کے وقت بھی یہی خیال کیا گیا تھا۔ کہ کچھ عرصہ مثلاً سال دو سال بعد جب مجوزہ رقم چالیس ہزار روپے سے ایک معتدبہ حصہ عمارت کا تیار ہو جاوے تو پھر از سر نو تحریک کی جاوے پس ان تمام امور کو مدنظر رکھ کر میں اب نئی تحریک آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور اللہ کے حضور دعا کرتا ہوا یہ چند الفاظ لکھتا ہوں تا وہ خود آپ کے دلوں میں اس کام کے لئے سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے۔

اس وقت جلسہ سالانہ میں صرف ایک ماہ باقی ہے اور کئی قسم کی تحریکیں میرے سامنے ہیں جن کے پیش کرنے کے لئے صدر انجمن کی طرف سے مجھے ہدایت ہوئی ہے۔ پچیس روپے فنڈ کا مستقل سرمایہ جس کا اعلان گذشتہ سالانہ اجلاس میں کیا گیا تھا۔ ولائت میں سلسلہ تبلیغ قائم کرنے کے لئے سرمایہ اور بورڈنگ ہوس ومدرسہ کی تعمیر کے لئے فراہمی روپیہ۔ یہ تین بڑے اہم سوال ہیں اور علاوہ ان کے خود اخراجات جلسہ کے لئے اب تک نہائت ہی قلیل رقم آئی ہے اور لنگر خانہ مقروض ہے۔ اخراجات جلسہ کا سوال تو ایک وقتی سوال اور تھوڑی سی رقم ہے۔ جس کے پورا کرنے کا خیال پہلے سے بزرگان قوم کو ہوگا۔ اس لئے میں اس پر اس وقت کچھ زور دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور باقی امور میں سے بھی میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ بجائے تینوں کے پیش کرنے کے جس کا نتیجہ تینوں کو ادھورا چھوڑنا ہوگا۔ ایک ہی تحریک کی طرف پہلے احباب کو متوجہ کروں اور اس کام کی تکمیل کے بعد پھر دوسرے اہم کاموں کی طرف توجہ کی جاوے اس سے میرا مطلب نہیں کہ دوسرے کام بالفعل بالکل ملتوی رہیں گے۔ مثلاً ولائت میں مشن قائم کرنے کا سوال ہے اس مقصد کے حصول کے لئے ابتدائی قدم دراصل اُٹھایا جا چکا ہے۔ ایک طرف ایک رسالہ تعلیم الاسلام پانچ ہزار کی تعداد میں اس وقت ولائت ہی میں چھپ رہا ہے۔ دوسری طرف قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ کا اہم کام شروع ہے اور ریویو کی مفت اشاعت کا سلسلہ تو کئی سال سے جاری ہے یہ کام بجائے خود ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ مگر اس ایک کام کی تکمیل جس پر قریب بیس ہزار روپیہ خرچ بھی ہو گیا ہے اب نہائت ضروری ہو گئی ہے۔ کیا اس لحاظ سے کہ جگہ کی تنگی نئی عمارتوں کے لئے مجبور کر رہی ہے اور کیا اس لحاظ سے کہ ایک کام پر اتنا روپیہ خرچ کر کے اسے درمیان میں چھوڑ رکھنا باعث نقصان ہے۔ جگہ کی تنگی کا یہ حال ہے کہ مدرسہ اور بورڈنگ ہوس جیسے آج سے پانچ چھ سال پہلے بنے تھے بجائے خود توسیع کو چاہتے تھے۔ ایک طرف جماعتوں میں طلباء کی تعداد بڑھ رہی ہے اور سابقہ کمرے اس قدر تنگ ہیں کہ کوئی جماعت ان میں سمانی مشکل ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بورڈنگ ہوس میں تعداد طلباء روز افزوں ترقی پر ہے۔ اور ادھر محکمہ تعلیم کے مطالبات الگ ہیں۔ کہ مدرسہ کے کمرے وسیع ہونے ضروری ہیں۔ بورڈنگ میں لڑکوں کو کھلی جگہ ملنی چاہیئے۔ رہائش کے علاوہ کھانے کے اور بورڈنگ ہوس میں پڑھائی کے لئے الگ کمرے ہونے چاہیئں۔ یہ سب کچھ تو ایک سکول کے متعلق تھا۔ مگر اب ساتھ ہی ایک اور مدرسہ کی بنیاد بھی رکھی جا چکی ہے یعنی مدرسہ احمدیہ جس میں اس وقت چار جماعتیں تعلیم پاتی ہیں۔ اور چالیس لڑکوں کے قریب پڑھ رہے ہیں ان جماعتوں کے لئے جگہ۔ ان لڑکوں کے لئے بورڈنگ ہوس۔ ہر سال ایک جماعت کا اس مدرسہ میں اضافہ ہونا۔ یہ سب ضرورتیں بالفعل اتنی ہی بڑی جگہ چاہتی ہیں۔ جتنی ابتداء میں ہائی سکول کے لئے بنائی گئی تھی ان دو تعلیمی ضرورتوں کے ساتھ تیسری بڑی ضرورت توسیع مہمانخانہ کی درپیش ہے۔ جن احباب کو اکثر اس جگہ آنے کا اتفاق ہوتا ہے وہ اس بات سے واقف ہیں کہ مہمانوں کو تنگی جگہ کی وجہ سے کس قدر مشکلات یہاں پیش آتی ہیں۔ معمولی آمد و رفت کے دنوں میں بھی مہمانخانہ میں کافی جگہ سب مہمانوں کے لئے نہیں ہوتی معزز مہمانوں کے لئے یا کثرت آمد و رفت کے وقت جو دقت ہوتی ہے وہ بالکل علیحدہ ہے۔ مہمانخانہ کی توسیع کا سوال جب انجمنہائے احمدیہ کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ تو اکثر انجمنوں کی یہی رائے تھی کہ بورڈنگ ہوس کے باہر بن جانے پر یہی جگہ جہاں اب بورڈنگ ہوس ہے۔ مہمانخانہ کی توسیع کی ضرورت کو رفع کر دیگی۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ نے اس سوال کے متعلق یہی فیصلہ کیا ہے۔ پس نہ صرف تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ضروریات ہی اس بات کی متقاضی ہیں۔ کہ اب اس کی عمارت کی سکیم بہت جلد عملی رنگ اختیار کرے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مدرسہ احمدیہ اور مہمانخانہ کی ضروریات مدرسہ کی نئی عمارت کی تکمیل کو چاہتی ہیں تاکہ پرانی عمارت سے بالفعل یہ دونوں کام چل سکیں۔

ان ضروریات کو دیکھ کر صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اس تجویز کو پسند فرمایا ہے۔ کہ سب احباب کی خدمت میں یہ اپیل کی جاوے کہ وہ اس ضروری کام کی تکمیل کے لئے اپنی ایک ایک ماہ کی پوری آمد خاص چندہ کے طور پر دیں۔ اس طرح پر کہ سابقہ تحریک پر جس کی رو سے بہت سے دوستوں نے اپنی آمد کا تہائی یا نصف چندہ تعمیر کے طور پر دیا تھا جو رقم کسی صاحب نے دی ہو وہ اب اس نئی تحریک کے چندہ میں شامل سمجھی جاوے۔ مثلاً اگر ایک شخص کی آمد ماہوار ایک سو روپیہ ہے اور وہ سابقہ تحریک پر پچاس روپے دے چکا ہے تو اب پچاس روپے اور دینے سے اس نے گویا ایک ماہ کی سالم اداد کر دی۔ انجمن یقین کرتی ہے کہ اگر اس تجویز کے مطابق سب احباب اپنی ایک ایک ماہ کی پوری آمد دیدیں۔ تو نہ صرف بورڈنگ ہوس ہی مکمل ہو جائیگا بلکہ سکول کی عمارت کے لئے بھی کافی روپیہ آ جائیگا۔ کیونکہ علاوہ اس رقم کے اُمید ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی خاصی رقم کی امداد مل جائے گی اور جس طرح بورڈنگ ہوس کی تعمیر میں گورنمنٹ نے دس ہزار روپے کی بیش بہا مدد دی ہے۔ یہ یقینی ہے کہ اسی طرح سکول کی تعمیر کا کام شروع ہونے پر کافی امداد ہماری مہربان گورنمنٹ کی طرف سے مل جائیگی۔ دو سال ہوئے جب نصف یا تہائی آمد کے لئے تحریک کی گئی تھی تو اس وقت بھی بہت سے احباب نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ پورے ماہ کی آمد لی جاوے تو بہتر ہوگا اور بالخصوص جماعت پشاور میں سے بہت سے احباب نے وفد کے جانے پر اس تجویز پر زور دیا تھا امید ہے کہ اب جملہ احباب اس تجویز کو کامیاب بنانے کے پوری کوشش کریں گے اس تجویز کو پیش کرتے وقت میرا یہ بھی خیال ہے۔ کہ گو یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ ساری رقم یکمشت وصول ہو۔ مگر اسے ضروری قرار نہ دیا جاوے کیونکہ بعض لوگوں کو یکمشت دینا مشکل ہوتا ہے۔ ایسے احباب اگر چند ماہوار قسطوں میں ادا کر دیں

تو چندان حرج نہین بشرطیکہ اقساط کی باقاعدہ وصولی کا پورا انتظام ہو سکے۔ اگر سب احباب اس تجویز مین حصہ لین تو اُمید ہے کہ عمارتی چندہ سے کچھ عرصہ تک فراغت ہو جائے گی۔

یہ نہایت ہی خوشی کا مقام ہوگا۔ اگر سالانہ جلسہ تک سب انجمنین اس تجویز کو عملدرآمد مین لا کر اس موقعہ پر جیسا کہ میرا خیال ہے کم از کم ایک لاکھ روپے چندہ تعمیر کا اعلان ہو جائے۔ اس لئے سب احباب اور بالخصوص انجمنہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان کی خدمت مین میری یہ التماس ہے کہ وہ بہت جلد کوشش کر کے اپنی اپنی جماعتون کی فہرستین مکمل کرین اور ان کی ایک نقل وصولی کے لئے اپنے پاس رکھ کر دوسری نقل سالانہ جلسہ پر ساتھ لیتے آوین۔ اور اس موقعہ پر ہر جماعت کے چندہ کا اعلان ہو کر یہ کل فہرستین صدر انجمن احمدیہ کے دفتر مین دیدیجاوین۔ تاکہ مطالبات کا سلسلہ پوری احتیاط سے جاری رکھا جا سکے۔ مین ضروری نہین سمجھتا کہ زور کے الفاظ مین کوئی اپیل کرون کیونکہ یہ مطالبہ جو اس وقت صدر انجمن نے کیا ہے۔ گو کیسا ہی بڑا معلوم ہو درحقیقت کوئی بڑا مطالبہ نہین اقتباس کرنے کے لئے مجھے بڑا جوش یا غیرت دلانے والے الفاظ کے استعمال کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس وقت ہماری آنکھون کے سامنے محض دنیاوی اغراض کے لئے اس سے بڑھ بڑھ کر لوگون نے قربانیان کی ہین ان معمولی ہمت اور عزم سے اس وقت کام نہین چل سکتا یہ بڑھ بڑھ کر حوصلہ دکھانے کا وقت ہے۔ ہماری قوم پر جو چندون کا بوجھ ہے۔ مین اس سے ناواقف نہین ہون اس لئے تین تحریکون مین سے دو کو مین نے اس وقت بالکل چھوڑ دیا ہے مگر ساتھ ہی مین یہ بھی ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ ہماری قوم کو بھی اس بات سے ناواقف نہین رہنا چاہیئے کہ اونہون نے کیا کیا کام کرنے ہین اور ان کے لئے کتنی بڑی قربانیون کی ضرورت ہے۔ ایسے قربانیون کے موقعون پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاک نمونہ سے بڑھکر ہمارے لئے کونسی چیز اسوہ حسنہ ہو سکتی ہے اور ایک جماعت کے لئے جسے اس پاک گروہ کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے اس سے بڑھکر اور کوئی چیز جوش دلانیوالی نہین ہو سکتی۔ مگر جب مین ایک طرف اپنی کمزوریون کو دیکھتا ہون اور دوسری طرف اس پاک جماعت کی ان عظیم الشان قربانیون کے نمونون کو دیکھتا ہون تو تعریض کے طور پر بھی ان کا نام پیش کرتے ہوئے شرم آجاتی ہے کیونکہ یہ عظیم الشان نسبت نام لینے کو تو آسان ہے۔ مگر اس کا حق ادا کرنا پہاڑ کاٹنے سے بھی زیادہ مشکل ہے ایک ہم ہین جنہین اپنی کمائی سے ایک روپیہ مین دو پیسے بھی دینے مشکل نظر آتے ہین اور ایک وہ تھے جنہون نے مال و دولت کو تو ایک طرف رکھو جانون تک کو بے دریغ خدا کی راہ مین دیا اور اپنی گردنون پر چھری پھروانی ایسی آسان سمجھی کہ گویا ان کے جسمون مین جان ہی نہ تھی۔

یہ تحریک ساری قوم کے سامنے پیش ہوگی اور اس لئے میرے مخاطبین مین ہر قسم کے لوگ موجود ہین بعض تو ایسے مخلص ہین کہ ان کو ایک حرف لکھنے کی بھی ضرورت نہین وہ پہلے سے ہی تیار بیٹھے ہین کہ کوئی دینی خدمت کا موقعہ نکلے اور وہ اپنے اوپر تنگی اور تکلیف گوارا کر کے خدا کی راہ مین دین تا ان کا مولیٰ ان سے راضی ہو۔ اور بعض ایسے بھی ہون گے جن کے دلون مین طرح طرح کے خیالات پیدا ہون گے بعض خیال کرین گے کہ ہم تو غریب آدمی ہین بمشکل اپنا گذارہ چلا سکتے ہین ایک ماہ کی آمد دیکر خود کیا کرین مستقل ماہوار چندون کا بوجھ الگ ہم پر ہے اپنی ضرورتون کو کیونکر پورا کرین اور اپنے کام کس طرح سے چلا سکین۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی شخص جس ضرورت کو اپنی ضرورت قرار دے لے اس کے لئے کسی نہ کسی طرح سامان بہم پہونچا ہی لیتا ہے ہم مین سے کوئی شخص بھی شاید ایسا نہ ہوگا جس نے عملی طور پر خود اسکا حل نہ کر لیا ہو کیونکہ انسان جس چیز کو اپنے لئے ضروری قرار دے لیتا ہے اس کے پورا کرنے کے لئے اپنی طاقت اور گنجائش کے مطابق سامان بھی بہم پہونچا لیتا ہے کوئی کمانے والا اور خرچ کرنے والا فرد ایسا نہین جس کی زندگی مین روزمرہ کی معمولی ضروریات کو الگ رکھکر کچھ نہ کچھ غیر معمولی ضروریات کبھی نہ کبھی پیش نہ آجاتی ہون چھوٹے چھوٹے خوشی کے موقعون پر جیسے شادی۔ دعوتین وغیرہ چھوٹے چھوٹے غم کے موقعون پر جیسے بیماری مقدمے یا اور مصیبتین جن کا آنا ہر انسان کی زندگی مین ضروری ہے اس وقت ایک شخص کیا کرتا ہے؟ پھر اکثر لوگ اپنے لئے کسی نہ کسی طرح مکان بنوا ہی لیتے ہین۔ امیر اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب اپنی حیثیت کے مطابق۔ بلکہ ان تمام موقعون پر بہت سے بڑھ کر بھی خرچ کر ہی دیتے ہین۔ پس دراصل تو صرف اس قدر سمجھنے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ کہ درحقیقت سلسلہ کی ایسی ضروریات کو جن مین سے ایک کے لئے اس چٹھی کے ذریعہ تحریک کی گئی ہے اپنی ہی ضروریات کی طرح سمجھنا لازم ہے اگر ایک شخص سلسلہ کی ضروریات کو اسی قدر وقعت دے جیسا کہ وہ اپنی ذاتی ضروریات کو دیتا ہے تو اس کے سامنے کوئی مشکل نہین رہ جاتی حالانکہ اس ایمان کے تقاضا سے جس کا ہمین دعویٰ ہے یہ کمزور سے کمزور پہلو ہے کہ ہم اپنے سلسلہ کی ضروریات کو .... اپنی ضروریات کے برابر وقعت دین اور حق یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر کے ہم نے یہ اقرار کر لیا ہے کہ سلسلہ کی ضروریات کو اپنی ضروریات سے بھی بڑھکر سمجھین گے۔ اس سے زیادہ مین کچھ لکھنا نہین چاہتا۔ کیونکہ جب تک دل مین ایک کام کے لئے سچا جوش اور اخلاص پیدا نہ ہو تو جبر و اکراہ اس کے لئے کچھ لینے سے برکت نہین ہو سکتی۔ ہان ایک بات اور یاد رکھنی ضروری ہے کہ کمزوری کے پہلو کو اپنے لئے کبھی نمونہ نہ بنانا چاہیئے اگر ایک شخص ایسے موقعہ پر اپنے خاص حالات کی وجہ سے یا اور کسی ایسی وجہ سے جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہو سکتا ہے۔ دوسرون کی اُمید کے مطابق کام نہ کرے تو دوسرون کو چاہیئے کہ بجائے اسے کچھ کہنے کے یا اس کا تتبع کرنے کے اسے اپنا عمدہ نمونہ دکھائین۔

آخر مین پھر دُعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگون کے دلون مین وہ سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے جو اس تجویز کی کامیابی کا ذریعہ بنے اور پھر یہ سب احباب کی خدمت مین التماس کرتا ہون کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اس تجویز کو عملدرآمد مین لانے کے لئے پوری سعی فرماوین تاکہ اس سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہم ساری جماعت کو یہ خوشخبری سُنا سکین کہ اس ایک کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے سامان بہم پہونچا دئے ہین۔

خاکسار محمد علی ۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ ۔ قادیان ۲۴ فروری ۱۹۱۰ء

سالانہ جلسہ کے متعلق چند ہدایات

(۱) صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ کو قرار پایا ہے ۲۴ مارچ اور ۲۸ مارچ بھی تعطیل کے دن ہین۔ مگر یہ آمد و رفت کے لئے رہین گے۔ ۲۵ مارچ کو جمعہ ہے سب احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جمعہ مین شامل ہون تاکہ نماز جمعہ کے بعد باقاعدہ کارروائی جلسہ کی شروع ہو جاوے گویا ۲۴ کی شام یا ۲۵ کی صبح کو پہونچ جانا چاہیئے۔

(۲) جلسہ کے لئے حکام ریلوے نے حسب ذیل رعایت منظور کی ہے یعنے صرف تیسرے درجہ کے مسافران کے لئے جن کا ریلوے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو۔ یہ رعایت ہوگی کہ جتنا کرایہ معمولی طور پر تیسرے درجہ کا دینا پڑتا ہے اس سے ڈیوڑھا کرایہ دے کر آمد و رفت کا ٹکٹ مل سکیگا درمیانہ درجہ کے لئے کوئی رعایت نہ ہوگی۔ یون سمجھنا چاہیئے کہ جن لوگون کو اپنے سٹیشن سے بٹالہ تک تیسرے درجہ کا کرایہ عموماً عہ یا اس سے زیادہ پڑتا ہے ان کے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہین اور وہی لوگ رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہین پس کنسشن سرٹیفکیٹون کے لئے صرف ایسے ہی احباب کی طرف سے درخواستین آنی چاہئین۔ دہلی لائن پر پھلور بٹالہ سے پورے ایک سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ پس ایسے تمام احباب رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہین جو پھلور یا اس سے پرے سٹیشنون مثلاً لدھووال لودیانہ وغیرہ سے سوار ہون۔ پشاور لائن پر گوجرانوالہ بٹالہ سے ۹۸ میل ہے۔ پس گوجرانوالہ اور اس سے ورلی طرف کے سٹیشنون سے سوار ہونیوالے رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہین۔ شاہدرہ لائل پور لائن پر لائلپور بٹالہ سے ۱۴۶ میل اور سانگلہ ہل ۱۰۸ میل ہے پس ان سٹیشنون سے

سے سوار ہونے والے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور ایسا ہی مومن پور ڈھابان سنگھ کے سٹیشنوں سے سوار ہونے والے احباب بھی رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مگر ڈھابان سنگھ سے ورے سٹیشنوں والے رعایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فیروزپور کی طرف سے فیروزپور بٹالہ سو ۲۱۱ میل ہے۔ پس فیروزپور گنڈا سنگھ سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے احباب رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مگر قصور ۱۰۰ میل کے اندر ہے۔ اس سے سوار ہونیوالوں کو رعایت سے فائدہ نہیں پہونچ سکتا کنسشن سرٹیفکٹ عنقریب چھپ جائیں گے ان کے لئے درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں۔ ایک سرٹیفکٹ صرف ایک آدمی کے لئے کافی ہوگا۔

(۳) چونکہ ایسے بڑے مجمع میں ہر قسم کے انتظام کے لئے قبل از وقت فکر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لہذا سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جلسہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ جہاں انجمنیں ہیں اگر وہ کل آنے والوں کا اندازہ کر کے اطلاع دیں تو اور بھی مفید ہوگا۔

(۴) چونکہ ایام جلسہ زیادہ سردی کے ایام نہیں اس لئے جو انتظام بٹالہ میں بستر وغیرہ چھکڑوں پر لانے کا جلسہ گذشتہ میں کیا گیا تھا۔ امسال اس کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اگر بیرونی احباب اسکی ضرورت سمجھیں تو وہ اطلاع دیں۔

(۵) اخراجات جلسہ کے لئے میں پھر انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کیونکہ لنگرخانہ پہلے ہی مقروض ہے بہت جلد کافی رقوم سے مدد کی جاوے اور علاوہ اس کے اگر سال گذشتہ کی طرح ہر ایک دوست ایک روپیہ جلسہ کے موقعہ پر ان اخراجات میں بطور اعانت دے تو امید ہے کہ خرچ پورا ہو جائیگا۔

(۶) تعمیر کا چندہ جس قدر نقد ہو سکے وہ بھی جلسہ پر ساتھ لادیں امید ہے اس وقت تک بہت سے مکانات کی بنیادیں تیار ہو چکی ہونگی۔

خاکسار محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان ۲۴ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

خلیفہ کی بیعت کیسی ہے

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا ہے کہ کیا آپ کی بیعت لازم اور فرض ہے۔ فرمایا کہ جو حکم اصل بیعت کا ہے وہی فرع کا حکم ہے کیونکہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کرنے سے اس بات کو مقدم سمجھا اور کیا کہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔

دُعا مدد

ہمارے مکرم دوست منشی گلاب الدین صاحب رہتاس چند زیرباریوں کی وجہ سے شکستہ الحال ہیں۔ احباب توجہ سے دُعا فرماویں۔

(۲) انٹرنس کے امتحان میں ۱۷ طلباء جاتے ہیں۔ تمام احمدی برادران دُعا کامیابی فرماویں۔

(۳) پیر غلام غوث محمد صاحب قریشی گوسکی دینی و دنیوی حسنات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کیونکہ ان دنوں بہت سے ابتلاؤں میں ہیں۔

(۴) میاں رحمت اللہ صاحب شانہ گر بگہ کلاں بھی دُعا کے خواستگار ہیں۔

تہجد پڑھو

میاں محمد دین صاحب گہمار قادیان نے خواب دیکھا۔ ایک احمدی بھائی نے مجھے چٹھی لکھی ہے جو چوک میں مجھے ملی ہے۔ اسکا مضمون یہ ہے کہ سب احمدی برادران نماز تہجد میں سستی نہ کریں حضرت امیرالمؤمنین نے فرمایا کہ اخبار میں شائع کرا دو۔

دُعا مدد

برادر عبدالعزیز صاحب احمدی فیروزپور سے اپنی بیمار ہمشیرہ کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

انجمن احمدیہ حصار

حصار سے خبر آئی ہے کہ وہاں انجمن احمدیہ قائم کی گئی ہے۔ لہذا ضلع حصار میں جو کوئی احمدی ہو اسے لازم ہے کہ اپنا نام درج رجسٹر کرانے کے واسطے۔ اور انجمن کے ساتھ تعلق اتحاد قائم کرنے کے واسطے برادرم مکرم قاضی غلام حسین صاحب میر مجلس انجمن مذکور ملازم کیسٹل فارم حصار کے ساتھ خط و کتابت کرے۔

نماز جنازہ

برادر مکرم مولوی فاضل مولوی محمد صادق صاحب کے نوجوان فرزند کی وفات کی خبر احباب نے اخبار میں پڑھی تھی۔ اب اخبار آئی ہے۔ کہ اس مکرم دوست کی بیوی حالت زچگی میں بعد تولد فرزند فوت ہوگئی ہے۔ یہ ایک ابتلاء پر دوسرا ابتلا ہے اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کے واسطے اسے موجب اصطفا کرے۔ آمین۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کے واسطے نماز جنازہ ادا کریں

انصار بدر کا شکریہ اور مزید اپیل

میں دو تین ہفتہ سے انصار بدر کی خدمت میں یہ اپیل کر رہا ہوں۔ کہ وہ کم از کم ایک ایک خریدار بدر کے لئے مہیا کردیں۔ اس پر جن احباب نے توجہ فرمائی ہے ان کا خاص طور سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے احباب بھی اس گذارش کی طرف توجہ مبذول فرمائیں گے۔ جناب کبیرالدین احمد صاحب لکھنؤ دو خریدار نمبر ۲۴۶۴
جناب مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخان " " ۲۴۶۹
جناب فضل کریم صاحب اکونٹنٹ ۴ خریدار ۲۴۷۰ تا ۲۴۷۴
جناب محمد عمر الدین صاحب رائٹر سندھ ایک خریدار نمبر ۲۴۷۵
جناب محمد اسماعیل صاحب لاہور کا ایک خریدار ۲۴۷۶
جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب پشاور ایک خریدار ۲۴۷۷
جناب منشی احمد دین صاحب سرگودہ " " ۲۴۷۸
جناب ملک کرم الہی صاحب ضلعدار آداکہت دو خریدار ۲۴۸۲۔۲۴۸۳

قرآن مجید

مجلد۔ جلد چرمی۔ نہایت صاف خوشخط۔ شاہ رفیع الدین صاحب کے لفظی ترجمہ و الاجزاء نوٹوں کے ساتھ جو اخبار بدر میں شائع ہوتے ہیں۔ بہت مفید ثابت ہوگا جو اس سے پہلے دفتر میں فروخت ہوتا رہا ہے اور جس کی نسبت بعض احباب درخواستیں بھیجتے رہے ہیں اور ہم تعمیل نہ کر سکے صرف دس جلد دفتر میں دستیاب ہوئے ہیں۔ ایک روپیہ بارہ آنہ ہے (۱۲/عہ) جلد منگوائیے۔

دفتر اخبار بدر۔ قادیان (گورداسپور)

رسید زر

۳۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
جناب منشی غلام رسول صاحب ۲۴۱۲ للعہ
جناب سلیمان صاحب ۱۳۵۲ عہ
میاں عبدالغنی صاحب ۲۴۵۸ للعہ

۵۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
میاں عبدالوالی صاحب ۱۸۵۴ عہ
شاہ سرن صاحب ۲۲۹۵ عہ بقایا
میاں علی احمد صاحب ۱۶۱۴ سے
بابو محمد اکبر صاحب ۱۷۴ للعہ
سید محمد نذیر حسین صاحب ۱۵۲۷ للعہ
جناب میر محمد خان صاحب ۲۴۰۵ للعہ
میاں غلام نبی صاحب ۴۰۱ عہ
جناب نیاز احمد خان صاحب ۲۱۳۶ للعہ
میاں عبدالرحیم صاحب ۲۲۹۰ عہ

بقیہ ۷۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
میاں محمد علی صاحب
برائے ۲۴۲۴ سے
میاں عبدالعظیم صاحب ۲۰۴ عہ

۸۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
میاں مبارک علی صاحب ۲۴۵ للعہ

۴۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
جناب شیخ غلام قادر صاحب ۲۴۴۰ بقایا
بابو محمد اکبر خان صاحب ۷۱۲ للعہ
محمد مرتضیٰ خان صاحب ۹۳۸ للعہ
میاں حسن دین صاحب ۱۵۳۷ ۱۵۰۰ للعہ
میاں نور احمد صاحب ۱۰۱۵ للعہ
میاں اکبر علی خان صاحب ۱۳۱۵
میاں محمد شفیع صاحب ۱۴۰ عہ

۶۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
حکیم فضل دین صاحب ۲۹۵
منشی گلاب الدین رہتاس ۲۳۵

۷۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
عبدالرحمان صاحب معلم ۲۰۰ عہ
میاں عبدالرحمان صاحب ۲۲۱۲ سے
میاں خوشی محمد صاحب ۲۴۴۰
ایوب شاہ صاحب ۲۴۲۹ للعہ
میاں بوٹنا صاحب ۲۴۶
میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸۳۴ للعہ
چوہدری رکن الدین صاحب ۱۴۴۱ عہ
جناب سربلند خان صاحب ۷۱ للعہ

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ چوبیسواں ۲۴

بقیہ رکوع ۱۹ غـــ بر

بقیہ ۲۲۔ فروری ۱۹۱۱ء سورہ حٰم السجدہ رکوع ۵

گذشتہ ـــــ سے پیوستہ

اب اسی بات کو دوسرے رنگ میں پیش کرتا ہے۔ کفار مشرکین کہتے تھے کہ یہ معبود ہمارے خدا کی صفات کے مظاہر ہیں۔ چنانچہ سورج و چاند کو نور خدا کا مظہر جانتے ہیں۔ اہل پارس کے نزدیک ان کی ایسی عظمت تھی کہ وہ دنیا کے تمام پیش آمدہ واقعات کو انہی چیزوں کیطرف منسوب کرتے ۔ ۱۰، یہ غلط ۱۱۰ کے لڑ بجر ہیں یہی داخل ہوئی ہے برے برے ۔ یہ ۱۱۱نین [illegible] کو یہ لفظ صرف زبان کے لحاظ سے استعمال کرنے پڑے۔ فلک با من چہ کردی۔

خدا نے فرمایا یہ تو صرف نشان ہیں یعنی ان سے خداوند زمین و آسمان کی قدرتوں کا علم ہوتا ہے پس عبادت اسی کی چاہیئے۔

استکبروا ۔ تکبر کے معنے ۔ بطر الحق و غمط الناس ۔ حق کو پھینک دینا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔

یسبحون ۔ تسبیح ۔ خدا کے تمام صفات کو نقصوں سے پاک بیان کرنا اور تقدیس خدا کے تمام افعال کو نقصوں سے پاک جاننا۔

خاشعۃً ۔ دبی پڑی ۔ خشک۔

علٰی کل شیٔ قدیر ۔ ہر ایک چاہی ہوئی بات پر قادر ہے ۔ شاء یشاء ۔ شیئاً ۔ یہ مصدر ہے یہی معنے صحیح ہیں۔

قرآن مجید میں دو قسم کے دلائل قیامت کے متعلق بیان کئے گئے ہیں ایک امکانی یعنی [illegible] امر ہو سکتا ہے۔ دوم فعلی ۔ یعنی [illegible] بنا ہوگی یہ ان لوگوں کا جواب ہے ۔ کہ جو [illegible] کان قیامت تو مانتے ہیں۔ مگر اس [illegible] میں سمجھتے۔ یہ دلیل جو اس آیت میں بیان کی ہے۔ امکانی ہے۔

یلحدون ۔ الحاد ۔ ایک چیز کو [illegible] رستے سے پھیر کر ادھر اُدھر لے جانے کو کہتے ہیں [illegible] امن والا [illegible]

[illegible] ہر [illegible] لکھے جاتے ہیں۔ قرآن کا نام ذکر ہے مفسرین [illegible] ایک مسئلہ کو بار بار یاد دلاتا ہے۔ دوم یہ کہ [illegible] ہے ایسا ہی جو تعلیم پہلی الہامی کتابوں [illegible]

لا یاتیہ الباطل ۔ باطل اور حق کا مقابلہ تھا اس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے ۔ قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً۔ پس اس آیت میں فرمایا کہ نہ باطل پہلے غالب ہو سکا نہ اب ہوگا نہ آئندہ کسی زمانہ میں ہوگا ۔ علوم کس قدر ترقی کریں۔ قرآن کی تعلیم پر کوئی اعتراض نہیں پڑیگا۔

لذو مغفرۃ ۔ یہ معنے نہیں کہ کفار کو یونہی بخشدیگا بلکہ یعفوا عن کثیر اس کی شان ہے چنانچہ اسی لئے آگے ذو عقاب فرمایا۔

لولا فصلت آیتہ ۔ کتاب فصلت آیاتہ اور کتٰباً مفصلاً کے معنے اسی سے حل ہو گئے۔ کہ عربی زبان میں ہونے کا نام مفصل ہے کیونکہ عرب دوسری قوموں کو عجمی سمجھتے۔

ینادون من مکان بعید ۔ ایک معنے یہ کہ قیامت کے دن دور سے پکارے جائینگے یعنی خدا کے نزدیک نہ آنے پائیں گے۔ دوم یہ کہ اس وقت ان کی یہ حالت ہے کہ جیسے دور سے کوئی آواز آئے۔ تو کچھ ٹھیک سمجھ نہیں پڑتی اسی طرح قرآن کو نہیں سمجھتے۔

۲۳۔ فروری ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۴۔ ۲۵۔ رکوع نمبر ۱)

(سورہ حٰم السجدہ رکوع نمبر ۶)

نبی وحدت قائم کرنے کے لئے آتا ہے مگر بدقسمتی سے ایک گروہ اس کو خلاف اُٹھ کھڑا ہوتا ہے فاختلف فیہ ۔ اس اختلاف و خلاف ورزی کا انجام ظاہر ہے کہ وہ ناکام غرق ہوئے۔

اس میں سمجھایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بھی ایک کتاب نازل ہوئی ہے اب اسمیں اختلاف کرنے کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

ولولا کلمۃ سبقت من ربک ۔ یہ عذاب فوری طور پر نہ آنے کی وجہ بتائی کفار کہتے۔ کہ پھر قرآن مجید کی خلاف ورزی کی وجہ سے ہم پر ابھی سے عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا۔ فرمایا۔ کہ ایک کلام پہلے وارد ہو چکی ہے۔ ماکان اللہ لیعذبھم و انت فیھم۔

(۲) ماکان اللہ لیعذبھم وھم یستغفرون ۔ ہمارے مفسرین مسئلہ استغفار میں بہت حیران ہوئے ہیں کہ یہ مشرک کافر کی شان ہی نہیں کہ استغفار کرے اور اس کی استغفار مقبول نہیں اس بات میں وہ معذور ہیں۔ کیونکہ اونہوں نے کسی مامور کا زمانہ نہیں دیکھا۔ عذاب کے نشان ظاہر ہونے یا قریب آلگنے پر بڑے بڑے کفار شوخی و شرارت چھوڑ کر خدا کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ ہم نے کئی منکران مہدویت کو دیکھا ہے کہ وہ تہجد کی نمازوں میں عذاب سے بچنے کی دعائیں کرتے۔

تیسری وجہ عذاب کے رُکنے کی اور بھی بتائی ہے وہ یہ کہ انہی لوگوں میں سے کئی اسلام کو قبول کرنے والے ہیں یہ علم اللہ تعالٰی کو ہوتا ہے یہ بڑے بڑے شدید کافر تھوڑے سے حالات بدلنے پر مومن ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے تو اسی مکہ کے رہنے والوں میں سے سینکڑوں مسلمان ہو گئے کئی ایسے مسلمان تھے۔ جو ہجرت کر

محیط - یہ مطلب نہیں کہ چادر کی طرح لپٹا ہوا ہے بلکہ یہ کہ ہر چیز اس کے قابو میں ہے۔

مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵ - رکوع ۲)

(سورہ الشوریٰ رکوع ۱)

اس سورۃ کا نام شوریٰ ہے - حالانکہ اس میں مشورہ کا حکم کھلا کھلا نہیں - جیسے [illegible] وشاورھم فی الامر وغیرہ - اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سورۃ ایک شوریٰ کے جواب میں نازل ہوئی ہے - کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت شروع کی - تو کفار نے مقابلہ رسالت مآب کے واسطے دار الندوہ میں مشورے شروع کئے - جو اہم امور میں مشورہ کرنے کے لئے مقرر تھا - یوں کہ خدا نے اس خفیہ مشورہ کی خبر دی اور پھر اس مشورے کے مقابل پیشگوئی کی میابی کی فرمائی اس لئے اس کا نام سورۃ شوریٰ رکھا۔

حٰمٓ ۔ مقطعات کے متعلق صحابہ سے مختلف روایات ہیں مگر ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے اسماء وصفات کی ان سے تعبیر کی گئی ہے -

ح - حافظ الکتاب م - منزل الکتاب

چنانچہ اس سورۃ میں کتاب اللہ کی حفاظت وحفاظت ونزول کا ذکر ہے۔

عسٓقٓ - عین سے تمام اسماء الٰہی مراد ہیں جن کے پہلے ع آتا ہے - جیسے علی علیم عظیم اور عزیز - چنانچہ یہ سب نام اس سورۃ میں آئیں گے اور ایسا مضمون آئیگا کہ اس سے خدا کا ان صفات سے متصف ہونا ثابت ہوگا۔

س - سے سمیع

ق - سے قادر - قدیر - قہار -

اللہ - اس اسم ذات کے لانے سے یہ مقصود ہے کہ یہ کام جمیع صفات سلبی وثبوتی کا مظہر ہے -

العزیز - غالب کہ جو اس کا منشا ہو پورا ہو کر رہتا ہے۔

الحکیم - اپنے منشاء کو حکمت بالغہ سے پورا کرتا ہے۔

لہ ما فی السمٰوات - اس میں سمجھایا کہ انسان جو کسی چیز کو روک یا پھیلا سکتا ہے تو اسباب ہی سے کام لیتا ہے - پروردگار فرماتا ہے کہ جب سب کچھ خدا فرماتا ہے تو پھر اسی کے مقابل اسی کی چیزوں سے کیا مدد لے سکتے ہیں پس جب سب کچھ اسی کا ہے تو وہ ضرور اس اپنے مذہب کو تمام کے پھیلائے گا۔

یتفطرن - یہ مطلب نہیں کہ آسمان ٹھوس چیز ہے اور وہ پھٹیگا - بلکہ وہ [illegible]

خدا نے یہ [illegible] یہ پیشگوئی ہو چکی تھی کہ جب بادل پھٹے گا تو عرب کہ ہلاک ہوں گے

ھل ینظ[illegible] [illegible] ہم اللہ [illegible] فی ظلل من الغمام - جنگ بدر میں [illegible] کے [illegible]

[illegible] صحابہ کرام نے ایک گڑھا سا بنا کر پانی جمع کر لیا اور اس سے [illegible] طرف تھی دوسری طرف کیچڑ ہو گیا - وہ لڑائی صبح کے وقت [illegible] وآلہ وسلم مشرق کی طرف سے تھے - کفار مغرب کی طرف سامنے [illegible] تھے - ہوا تیز شروع ہو گئی - جو مشرق سے مغرب کو چلتی

اور ریت اُڑ اُڑ کر کفار کی آنکھوں میں پڑتی - اس کو قرآن شریف میں ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ سے بیان فرمایا گیا

پس اس امر کی طرف تکاد السمٰوات یتفطرن - سے اشارہ فرمایا اور بادلوں پر سماء کا اطلاق قرآن مجید میں اکثر جگہ ہوا ہے - ونزلنا من السماء ماءً -

یسبحون بحمد ربھم - اب سوال یہ پیدا ہوا کہ باوجود ان کی ایسی کرتوتوں کے کہ قریب ہے آسمان پھٹ پڑے دیر کیوں ہو رہی ہے - فرمایا اس لئے کہ فرشتے تسبیح پڑھتے ہیں اپنے رب کی حمد کہتے ہوئے اور زمین والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اس تاخیر عذاب کی اور وجوہات پہلے میں بیان کر چکا ہوں -

دو آیتوں کے ملانے سے خوب معنے کھلتے ہیں - ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (۲) ۱۳ پارہ سورہ رعد رکوع ۲ لہ معقبٰت من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم -

معقبات سے بعض مفسرین نے اعمال انسانی اور محققین نے فرشتے مراد لئے ہیں اس آیۃ سے ظاہر ہے کہ گناہ لازم کر دیتے ہیں عذاب کو مگر فرشتوں کے استغفار کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے -

ھو الغفور الرحیم - مغفرت دو طرح پر ہے ایک تو کہ ایک حد تک سزا سے مہلت [illegible] دوم - بد نتائج سے محفوظ رکھنا اس میں توحید شرط ہے - خدا تعالیٰ کی ایک رحمت جو [illegible] کے ساتھ ہے وہ کفار تک وسیع ہے -

اللہ حفیظ علیھم - لھم نہیں فرمایا بلکہ علیھم اس کے یہ معنے ہیں کہ ان عملوں کو جو ان کی ہلاکت وضرر کا موجب ہیں اللہ محفوظ رکھتا ہے - ل - فائدہ کے لئے اور علیٰ ضرر کے لئے -

کذالک - جیسا کہ ہم نے ان کی سزا اپنے ذمہ رکھی ہے (کیونکہ انسان کے گناہوں کا علم خدا ہی کو ہو سکتا ہے اور وہی پورے طور پر تنبیہ کر سکتا ہے) اور یہ تم پر خدا کا فضل ہے اسی طرح تم پر یہ فضل بھی ہوا ہے کہ قرآن کو نازل کیا - وہ بھی ام الالسنہ میں نہ صرف ام القریٰ کے انذار کے واسطے بلکہ تمام جہان کے لئے یہ بستی بطور مرکز کے ہے۔

یوم الجمع - قیامت سے ڈرائے اور جنگ احزاب سے - چنانچہ اسے جمع سے اور [illegible] میں تعبیر کیا ہے (۱) سیھزم الجمع ویولون الدبر (۲) جند ما ھنالک مھزوم من الاحزاب -

لجعلھم امۃ واحدۃ - وہ لوگ کہتے کہ تم نے آکر تفرقہ ڈال دیا - فرمایا یہ غلط ہے بلکہ ہم سب کو ایک مذہب پر جمع کر دیں گے (چنانچہ سارا جزیرہ عرب مسلمان ہو گیا) لیکن فی الحال اس میں تاخیر فرما دی - کیونکہ رحمت میں داخل کرنے کے ارادے کو جذب کرنے کے کچھ اسباب بھی ہوتے ہیں - جب وہ اسباب پیدا ہو جائیں گے تو ایسا ہو جائے گا - چنانچہ آخر ہوا -

ما لھم من ولی ولا نصیر - بعض اوقات رحمت میں خدا تعالیٰ دوسرے کی طفیل کر لیتا ہے - جیسے کہ ابوھما صالحاً - خضر وموسیٰ کے قصے میں آیا ہے لیکن یہ ایسے ظالم ہیں ان کا کوئی ناصر نہیں ہو سکتا -

یدخل من یشاء فی رحمتہ - کے یہ معنے ہیں اللہ داخل کرتا ہے [illegible] شخص کو جو خدا کی رحمت چاہے اور اپنے میں رحمت کے جذب کا

اور دوسرے معنے یہ کہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔

وھو یحیی الموتی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ دینی کافروں کو مسلمان کریگا کیوں کہ وہ ہر چاہی ہوئی بات پر قادر ہے۔

مورخہ ۲۶ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵ - رکوع ۳)

(سورۃ الشوریٰ رکوع ۲)

دو باتوں کا ذکر ہے۔ ایک تو اس شوریٰ کے متعلق جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کفار نے کیا تھا۔ فرماتا ہے۔ کہ یہ جو تم نے اختلاف کیا اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔ وہی اپنے فعل سے بتا دیگا کہ حق کس طرف ہے۔ دوم۔ قرآن مجید کا یہ طرز ہے کہ جب کسی لفظ کے کئی ایک معنے ہوں تو دوسرے معنوں کا بھی اگر کچھ مذہب سے تعلق ہے تو اس کا ذکر بھی آئے گا اور ان معنوں کے رو سے بھی بحث ہوگی۔

اس اختلاف کا ذکر ہے۔ جو انبیاء کی تسلیم و شریعت کے متعلق بعض میں پیدا ہو جاتا ہے اس اختلاف کے مٹانے کا ایک ہی طریق ہے کہ مامور من اللہ حکم ہو کر آئے اور اس کی بیعت کر لی جاوے۔ ورنہ آپس کی بحثوں سے یہ مسائل حل نہیں ہوتے اسی لئے حکم الی اللہ فرمایا۔ گویا دونوں اختلافوں کا ذکر ہے۔ مشرکین مکہ واہل کتاب۔

فاطر السمٰوٰت والارض۔ اہل اسلام کی کامیابی۔ کفار کی ہلاکت دونوں باتوں کے لئے زمینی و آسمانی اسباب ہی کام دیں گے اس لئے فرمایا۔ کہ یہ سب چیزیں ہمارے ہی ہاتھ میں ہیں اپنے منشاء کے مطابق ان سے کام لیں گے۔ کوئی ہمارے خلاف کوئی تدبیر کر کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔

من انفسکم ازواجاً۔ اسمیں بتایا کہ جیسے اللہ تعالیٰ اور جوڑے بنانے پر قادر ہے ایسا ہی وہ اس نبی کے ساتھ اس کی جان نثار قوم بھی پیدا کر دیگا۔

یذرؤکم۔ پھیلائے گا تم کو۔

فیہ۔ ہ کے مرجع میں اختلاف ہے۔ زمین ہو تو پھر ہا چاہیئے تھا۔ پس مفسرین کے نزدیک یہ معنے ہیں کہ اسی کارخانہ زوجیت میں یعنے اسی زوج ہونے کے طریق سے پھیلائیگا۔

لیس کمثلہ شیئ۔ جب خدا نے ہر چیز کا زوج بنایا ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدا کے لئے بھی زوج ہے۔ فرمایا اس کی مثل کوئی چیز نہیں پس اس کا زوج کیسا۔

وھو السمیع البصیر۔ لیس کمثلہ سے یہ وہم ہوتا ہے۔ تو پھر کیا ہم سنتے ہیں خدا سنتا نہیں ہم دیکھتے ہیں وہ دیکھتا نہیں۔ فرمایا۔ ایسا نہیں بلکہ سب صفات کاملہ اس میں ہیں گو دوسروں کی مشابہت سے بالاتر۔

(۱) امرو شاب لہ دفرۃ (۲) خلق اللہ آدم علی صورتہ

... مجسمیہ نے بہت غلطیاں کھائی ہیں

... وزین ہم نے پیدا کیا۔ تمھیں بڑھائیں گے

... کے دلوں میں اٹھنا ممکن ہے کہ جب ہمارے

... کیوں کہ وہ ریگستان ملک تھا۔ فرمایا کہ تمہارا رزق

... تو ان کا رزق بھی گھٹائیگا۔

شرع لکم۔ مقرر کیا ہے تمہارے لئے۔

وما وصینا بہ۔ آدم کی نسل میں سے جو عظیم الشان نبی آیا ہے وہ حضرت نوح ہیں ان کے بعد پھر حضرت ابراھیم۔ ان کے بعد حضرت موسےٰ۔ پھر ان کے بعد حضرت عیسیٰ۔ ان بڑوں بڑوں کا ذکر کر دیا کہ اس وقت کے مذاہب کے امام یہی تھے۔

ذلک۔ حضرت نوح و موسےٰ وابراہیم علیہ السلام کے لئے وصّی آیا ہے اور نبی کریم کے لئے اوحینا۔ اس میں نکتہ یہ ہے۔ کہ جب امر دو باتوں تاکید (جس میں خلاف ورزی کا شبہ ہو) اور وعظ و نصیحت پر مشتمل ہو تو اسی وصّی کہتے ہیں

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت شان بتائی کہ تمہیں وہ دین دیا گیا جن پر بڑے بڑے اولوالعزم صاحب کتاب رُسل کو کاربند رہنے کا حکم تھا۔ چہ جائیکہ ان کی اُمت کو۔ گویا ایک طرف مرسلان یزدانی کا ذکر ہے۔ دوسری طرف نبی کریم کی اُمت کا۔ چنانچہ رسُولوں سے عہد بھی لیا گیا

لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا کہ اگر موسےٰ وعیسیٰ زندہ ہوتے تو میرے اتباع کے سوا چارہ نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام قوموں تمام مکانوں اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرما دیا۔ کہ وحی کا حقیقی منصب اگر کسی کو دیا گیا تو خاتم النبیین کو۔ چنانچہ دوسرے رسولوں کے متعلق اس تقابل میں وصّی فرمایا۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ بالذات خیر۔ بالذات رسول نبی کریم ہیں۔

من ینیب۔ یہ بن یشاء کو کھول دیا ہے کہ کس کا اجتبا چاہتا ہے۔ فرمایا جو اس کی طرف جھکے۔ یجتبی الیہ۔ میں بنی اسرائیل کے اس سوال کا جواب بھی دے دیا۔ جو نبوت و وحی کا مستحق صرف اپنی ہی قوم کو سمجھتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ جسے چاہے۔ مصطفےٰ بنا دے۔

الیٰ اجل مسمّٰی۔ چنانچہ جب وہ وقت مقرر آیا۔ تو کچھ جلاوطن کئے گئے اور کچھ ہلاک ہوئے اور جو مسلمان ہونے تھے۔ وہ ہو گئے۔

من کتب۔ یعنی کتاب بن کے معنے لینی۔

لنا اعمالنا۔ ان اعمال کے نتائج سے پتہ لگ جاویگا کہ حق کس طرف ہے۔

یجمع۔ جمع کردیگا۔ چنانچہ ایک وقت آیا۔ جب تمام عرب مسلمان ہوگیا۔ دوم۔ قیامت کے دن ایسا ہوگا۔

یحاجون فی اللہ۔ خدا کے صفات مختصہ کا انکار۔ اس کے ... م نازل ہو۔ اس کے متعلق جھگڑا۔

بالحق۔ اس گڑی ہوئی چیز کو جس کے ساتھ کوئی ٹکر لگا۔ ... ہو حق کہتے ہیں

المیزان۔ پہلی تعلیموں میں یہ نقص تھا کہ وہ تمام جہان ... مناسب حال نہ تھیں۔ فرمایا یہ کتاب ایسی ہو کہ ہر قوم ہر زمانہ کے مناسب۔

وما یدریک۔ تم کیا جانتے ہو۔ الساعۃ۔ قوت۔

مشفقون۔ اشفاق کے معنے ڈر کے ہیں۔ ... طریق پر ہے ایک مقام میں ہے۔ فلا تکونن ... ظاھراً۔ مراء مصدر ہے یہاں جھگڑے میں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ نہیں ہاں بموجب ارشاد صدیق اکبرؓ کے انما یاکل آلِ محمدؐ من ھذا المال - انکا حق حسب الحکم آیت مذکورہ کے کافی دوا فی ہر بہار خلافت میں دیاگیا - پس شیعہ صاحبان پر لازم ہے کہ اپنے خیالات کے بموجب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایمان ثابت کریں اہل سنت کے نزدیک تو ان کا ایمان ایسا کامل ہے کہ سوال میراث پر بھی ان کو ملال تنگی حاصل ہوئی اور امر میراث کے بارہ میں تاعمر کلام تک نہ کیا - الحاصل جواب کتاب اللہ سے اور سنت اصح رسول اللہ سے اور عمل آمد حضرت علی کرم اللہ وجہ سے جو صحیح بخاری سے ہو دیا جاوے نہ روایات ضعیفہ موضوعہ سے - کیونکہ سائل نے بھی صحیح بخاری ہی سے تمسک کیا ہے - اور نہ روایات معارض کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اور من گھڑت کہانیاں سب ہم کو معلوم ہیں ہمارے روبرو اون کا بیان کرنا تحصیل حاصل ہے وبس آگے رہی خلافت اور امامت خلفائے ثلثہ کی - سو اس کی اثبات حقیت کے لئے آیت استخلاف موجود ہے وہ کافی ہے اگر کسی صاحب کو اس آیت میں گفتگو کرنا منظور ہو - تو حسب شرائط مسلمہ فریقین ہم حاضر ہیں آپ بھی کسی عالم کو منتخب فرما لیں بالفعل مختصر اس قدر عرض ہے کہ جن لوگوں نے حضرت خلیفہ اوّل سے بیعت کی اون کا ایمان ایسا ہی کامل ہے جیسا کہ حضرت شیر خدا کا ایمان کامل تھا کیوں کہ احادیث اصح الصحاح سے ثابت ہے کہ حضرت شیر خدا نے بھی اون سے بیعت کرلی تھی خواہ کسی وجہ سے چند ماہ کے بعد ہی سہی پس اگر شیر خدا کا ایمان کامل ہے تو ان کا ایمان بھی ویسا ہی کامل ہے اور اگر شیر خدا کا نعوذ باللہ ایمان ناقص ہے تو خیر ان کا بھی ناقص سہی۔

وسیاتی بحث الخلافۃ - انشاء اللہ تعالے - راقم محمد حسن (فاضل امروہی)

منکرینِ مسیح سے ایک

انّ شانئک ھو الابتر

... تیرا دشمن ہی ابتر ہے

... ہے کہ ہمارے مخاطبین

... ت کے ہوں گے کہ

قرآن ... شر ... اوند کریم نے ایک بی ...

ز ... ہے ... مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

... میر ہوتی رہی اور آیندہ بھی پوری ہوتی

... پر خدا کریم اس امت مرحومہ

... مجدد اور ملہم مبعوث فرماتا رہا

... ہو کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا مصداق ہوتے رہے

اس کی تائید حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ یبعث ... علیٰ راس کل مائۃ سنۃ الخ کے مضمون سے بھی ہوتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ قرآن مجید و حدیث شریف کی متذکرہ بالا پیشگوئی آیا گذشتہ صدیوں ہی کے لئے تھی یا موجودہ اور نیز آیندہ صدیوں کے لئے بھی ہے؟

اگر ہمیشہ کے لئے ہے تو آپ لوگ اس چودھویں صدی کے مجدد و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی بیٹے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہو کر سعادت دارین کیوں نہیں حاصل کرتے؟

اگر آپ لوگ اس صادق امام الزمان کو قبول نہیں کرنا چاہتے تو برائے مہربانی دنیا کے کسی حصہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی ایسے شخص کا وجود پیش کریں جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی معنوں میں روحانی بیٹا کہلانے کا مستحق ہو اور اس نے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر تجدید دین کا بیڑا اٹھایا ہو - ورنہ آپ کے عقیدہ سے یہی ثابت ہوگا کہ آپ لوگ معاذ اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتر ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

خداوند کریم تو اس امت کو خیر امت کا خطاب عطا فرماکر خلقت کی ہدایت کا جلیل القدر عہدہ عطا فرماتا ہے مگر آپ ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ؎

بریں مسلمانی بباید گریست

مسیح ناصری را تاقیامت زندہ می فہمند ٭ مگر مدفون یثرب را ندادند این فضیلت را\
ہمہ عیسائیان را از مقال خود مدد دادند ٭ دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

راقم - غلام نبی - کلکتہ

کچھ عورتوں کی نسبت

اگرچہ اب زمانہ بہت کچھ مہذب ہو چلا ہے اور چند ہی تاریک خیال لوگ ہوں گے جو عورتوں کو اس مکروہ حالت (جاہلیت) میں رکھنا چاہتے ہوں اور ساتھ ہی نامناسب خلاف اسلام پردہ میں قید - مگر پھر بھی بہت سے معزز دنیا دار ہیں جو کہ عورتوں کو قید اور اندھا گونگا (یعنی جاہل) رکھنا چاہتے ہیں - اور اس کے ساتھ سخت افسوس کی بات ہے اور واللہ میرا دل بے حد تڑپتا ہے جب کہ ہماری اپنے ہاتھوں ہی مٹی پلید ہوتی ہے یعنی عورتیں ہی زیادہ اس بات پر قائم ہیں کہ ہم جاہل اچھی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم پڑھی ہوئیوں سے بہت اچھی ہیں کہ نہ سُنا نہ عمل کیا ہم بخشی جاویں گی - افسوس صد افسوس - میرا دل بھر آتا ہے - جب کہ ان پڑھ ساس بیچاری تشدد بہو سے کوئی زنانہ پرچہ پڑھتے ہوئے ہاتھ سے لیتی ہے اور ہزار ھزار باتیں سناتی ہے - بہو بیچاری بیمار ہے اور ترستی ہے کہ تازہ ہوا ملے مگر ساس کہتی ہیں نا بیٹی رات کو بھی برقعہ اوڑھ کر باہر نکلنا شریفوں کا شیوہ نہیں؟ خداوند کریم دونو جہان میں لاکھ لاکھ آسائشیں اور رحمتیں بخشے - ہمارے مسیح علیہ السلام کو جس نے اصل اسلام کا چہرہ دکھلا کر بیچاری عورتوں کو دوزخ کے تاریک گڑھے سے (جو جیتے جی ان کو ملا ہوا تھا) بچایا - اور ان کے سرتاجوں کو ان کی کچھ ذہن نشین کروی - کہ یہ بھی دنیا میں کوئی زندہ مخلوق ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ تو رات دن کی تقریروں میں احکام فرقان حمید سے عورتوں کی حقوق کیطرف خاص طور پر متوجہ ہیں یہاں تک کہ ایک دن فرمایا عورت کی دلداری کرنی چاہیئے - فرمایا اس کے برخلاف کیا جاوے تو اسے بے حد صدمہ ہوتا ہے - اگرچہ اپنی دینداری کے باعث اپنے آپ کو ضبط کرے مگر تاہم نہیں ضبط کرسکتی اس لئے عورت کے برخلاف کیا جاوے تو نرمی سے اسے ذہن نشین کیا جاوے کہ فلاں بات میں یہ نقصان ہیں اور اس میں یہ نفع - سبحان اللہ ہمارا امام کس قدر رحم دل ہے - کہ ایک ضعیف عورت کے لئے یہ حکم کہ اب اس کے برخلاف کوئی بات بھی نہ کرے۔

اس طرح میں نے پڑھا ہے کہ اسلام میں حضرت نبی کریم صلعم کے وقت اور ان کے بعد بڑی بڑی عالمہ فاضلہ خاتونیں تھیں مگر ان کو یہ علم و فضل کس کی وجہ سے ملا - مردوں کی وجہ سے ورنہ وہ خود تو ترقی نہیں کر گئیں تھیں چنانچہ تواریخ اسلام کی ورق گردانی کرنے سے بہت سی خاتونان اسلام کے عمدہ عمدہ کارنامے اور نمونوں کے تولئے قابل نصائح ملتی ہیں لکھا ہے کہ ام الخیر ایک لائق فائق خاتون گزری ہے حضرت معاویہ نے والی کوفہ کے نام فرمان بھیجا کہ ام الخیر بنت حریش کو دربار میں بھیجدے اگر اس نے تمہاری نسبت رائے عمدہ ظاہر کی تو نیک اجر دیا جاویگا - اگر برا خیال ظاہر کیا تو سزا دی جائیگی - والی کوفہ نے جب یہ حکم سُنایا تو ام الخیر نے کہا کہ مجھے امیر المومنین سے کچھ عذر نہیں میں خود حاضر ہونے کو تیار ہی - رخصت کرتے وقت والی نے دریافت کیا کہ میری نسبت کیا رائے ظاہر کرے گی - ام الخیر نے کہا کہ اے شخص مجھے امید ہے کہ تو نے احسان مجھ پر کیا ہے وہ ہرگز تجھ کو طمع نہ دیگا کہ میں جھوٹ

ضرور اس یادگار کو قائم رکھنا چاہیئے کیونکہ خدا کے نشانوں کو زندہ رکھنے کی کوشش ایک نیک کوشش ہے۔

حافظ شیراز

کسی پچھلے اخبار میں دیوان حافظ کا ذکر تھا حافظ صاحب کے معتقدین پر اتمام حجت کے لئے برادر عثمان جے پورے یہ تین شعر مع تشریح لکھتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ وہ مسیح کی وفات اور بروز سیدنا حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور تا قیامت نزول وحی کے قائل تھے لیکن میرے خیال میں ہمارے مسیح موعودؑ کی صداقت ایسے ثبوتوں سے مستغنی ہے بہرحال وہ تین شعر یہ ہیں۔ ؎

(۱) مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے مے آید۔
کہ ز انفاس خوشش بوئے کسے می آید۔

(۲) از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش
زدہ ام فالے کہ فریاد رسے می آید

(۳) کس ندانست کہ منزل گہ مقصود کجا است
ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

سوال اہل تشیع امروہہ از اجلہ اہل سنت

جس شخص سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناراض ہوں وہ شخص کیسا ہے چنانچہ ناراضگی خاتون جنت کی صحیح بخاری سے جو معتبر کتاب اہل سنت والجماعت کی ہے ایسے ثابت ہے اگر اس بات کا جواب باصواب ہم کو ملیگا تو ہم داخل جماعت اہل سنت ہوجاوینگے۔ دستخط سید اختر حسین خوشنویس ساکن امروہہ محلہ دربار کلاں ضلع مراد آباد

الجواب ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ ہمارا جواب بھی صرف کتاب اللہ اور اصح الکتب بعد کتاب اللہ سے ہی ہے۔ اگر کوئی صاحب اہل تشیع میں سے اس کا جواب تحریر فرمادیں تو وہ بھی صرف انہیں دونوں کتابوں سے تحریر ہو ورنہ قبول نہ ہوگا۔ ہاں تائید میں اگر کوئی روایات ان دونوں کی مؤید یا مبین ہو تو ہر دو فریق اس کے مجاز ہیں جو فریق اس شرط سے تجاوز کریگا اس کا فرار متصور ہوگا اور یہ شرط اس لئے کی گئی ہے کہ سائل نے بھی اس پر عمل کیا ہے اور ایسے اعتراضات واہیہ کے جواب میں اہل سنت کی طرف سے کتب ضخیمہ تصنیف ہوچکی ہیں سائل ان کا مطالعہ کرے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ ہاں مسلم ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی اوائل خلافت میں فدک وغیرہ کا جو پیش ہوا تھا اوس میں حضرت صدیق اکبرؓ کی طرف سے نحن معاشر الانبیاء لا نورث ولا نورث ما ترکنا صدقۃ ۔ جواب ملا تھا یعنی (ہم گروہ انبیاء نہ وارث ہوتے ہیں ہم اور نہ کوئی وارث ہمارا ہوتا ہے جو چیز کہ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے) اور چونکہ فدک اموال فی میں سے تھا جس کی تقسیم اوس کے مصارف میں خود اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل فرمادی ہے۔ ما افاء اللہ علیٰ رسولہ من اہل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل الآیہ یعنی اور جو مال خدا نے اپنے رسول کو ان بستیوں کے لوگوں سے مفت میں دلوادے وہ اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور رسول کے قرابتداروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور بے توشہ مسافروں کا۔ لہٰذا صدیق اکبرؓ نے موافق ارشاد نبوی و حکم کتاب اللہ کے اوس کی تقسیم مصارف مذکورہ میں جاری رکھی اور حضرت فاروقؓ نے اسی تقسیم مصارف کیواسطے حضرت علیؓ کی تحویل میں کردیا تھا۔ مگر حضرت علیؓ نے چندی مدت تک اپنی تحویل میں رکھ کر پھر واپس خلافت کی تحویل میں کردیا اور اسی لئے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں بھی وہی تقسیم مندرجہ آیت کریمہ کے ہوتی رہی اور حضرت علیؓ کی خلافت میں بھی اوس کے مصارف وہی جاری رہے چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ فاجریٰ ابوبکر ذلک علیٰ ما کان یجریہ الرسول صلعم ینفق منہ علیٰ من کان ینفق علیہ الرسول ویجعل ما بقی فی السلاح والکراع وکذلک عمر جعلہ فی ید علیؓ لیجریہ علیٰ ہذا المجریٰ ورد ذلک فی آخر عہد عمر الی عمر قال ان بنا غنی وبالمسلمین حاجۃ الیہ وکان عثمان یجریہ کذلک ثم صار الی علی فکان یجریہ ہذا المجریٰ فالائمۃ الاربعۃ اتفقوا علیٰ ذلک ۔ یعنے پس جاری کیا ابوبکرؓ نے اس کو اوسی طریقہ پر کہ جاری کرتے تھے اوس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرچ کرتے تھے اس مال سے حضرت ابوبکر صدیق اسی طریقہ پر کہ خرچ کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مال کہ باقی رہتا تھا خرچ کرتے تھے اوس کو گھوڑوں اور ہتھیاروں میں اور اسی طرح حضرت عمر ابن الخطاب نے اوس کو علیؓ کے ہاتھ دیا کہ جاری کریں اوس کو اوسی طریقہ پر اور رد کیا اسکو علیؓ نے آخر عہد عمر میں طرف عمر کی اور کہا کہ ہم کو غنا حاصل ہے اور مسلمان حاجتمند ہیں اس کے اور حضرت عثمان بھی ی کرتے تھے اسی طریقہ پر پھر ہوگیا وہ مال طرف حضرت علی کی پس وہ بھی اس کو اسی طریقہ پر تقسیم کرتے تھے) پس ائمہ اربعہ کا اس تقسیم پر اتفاق ثابت ہوا اور چونکہ یہ روایت مؤید صحیح بخاری کے ہے لہٰذا تحریر کی گئی اور جبکہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ سے اور نیز دیگر صحابہ سے قسم دلاکر پوچھا کہ کیا اس کے مصارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بموجب آیت مذکورہ کے یہی تھے تو انہوں نے حلفیہ بیان کیا کہ ہاں یہی تھے چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔ ثم قال لعلی وعباس انشدکما باللہ ہل تعلمان ذالک قالا نعم ۔ الحدیث

شیعہ صاحبان اس مقدمہ میں کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ اس فیصلہ صدیقی سے جو مطابق کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور بہ اتفاق خلفاء اربعہ اور موافق بیان حلفیہ شیر خدا اور خود اون کے عمل کے تھا سخت ناراض رہیں کہ اپنی وفات تک اون سے کلام بھی نہ کیا سو دریافت طلب یہ امر ہے کہ وہ ایسی کیوں ناراض رہیں کیونکہ کسی مومن کا یہ فعل نہیں ہوسکتا کہ قرآن مجید کے احکام اور سنت رسول سے ناراض رہے۔ فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما ۔ معہذا حضرت علیؓ کا حلفیہ بیان بھی جھوٹا ہوا جاتا ہے اور پھر اون کا عمل درآمد جو اپنی حالت اقتدار خلافت میں جاری رکھا باطل ہوا جاتا ہے نعوذ باللہ منہ ۔ کیا حضرت فاطمہ کا ایسا ہی ایمان تھا جو آیت فلا وربک میں بیان ہوا۔ ثم نعوذ باللہ منہا مجیب اس بارہ میں صرف صحیح بخاری کی روایت کو جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے تسلیم کرسکتا ہے اور کسی دوسری کتاب کی روایات رطب و یابس کو قبول نہ کریگا۔ لہٰذا کتاب اللہ اور صحیح بخاری سے اس کا رد کیا جاوے اور چونکہ ہم حضرت فاطمہؓ کو جگر گوشہ رسول مقبول صلی اللہ ع[illegible] تقاد کرتے ہیں

لہٰذا اس روایت کے معنے جو [illegible] شہ کا فہم ہے

فوجدت یا فہجرتہ ولم تتکلم حتیٰ [illegible] یہ معنے کرتے

ہیں کہ میراث فدک کے بارہ [illegible] نہ کیا اور اس

سوال کے کرنے سے تنگ ہیں اور [illegible]

اور صحیح ہیں یا اس کو ترک کردیں بموجب [illegible]

روایات شیعوں کے تو حضرت فاطمہ ایمان [illegible]

نہیں رہتا۔ ثم نعوذ باللہ من [illegible]

اولادکم للذکر [illegible] تفاق

اُمت کے لوگ [illegible]

جملہ صحابہ کرام و [illegible]

اہل حدیث کی غلط بیانی

خاتم النبیین پر ابن حزم و جو مولوی [illegible] شاہ صاحب کے ایک مضمون کا حوالہ دے کر اس اظہار پر اعتراض کرتا ہے جو مولوی [illegible] کے سامنے [illegible] میں کیا گیا - کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد دوسرا نبی آنے والا نہیں [illegible] حالانکہ دونوں میں کوئی تخالف [illegible] میں آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد نہ تو پچھلے نبیوں میں سے کوئی آنے والا ہے جیسا کہ دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام پھر بجسد العنصری آئیں گے اور نہ کوئی ایسا نیا نبی پیدا ہونے والا ہے جو مستقل نبوت رکھتا ہو بلکہ جو آنے والا ہے وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فیض [illegible] [illegible] فنافی الرسول ہونے کے [illegible]

[illegible]
[illegible]
وہ [illegible] میں چیز کیا ہوں [illegible]

پھر [illegible] سید المرسلین کے خاتم النبیین ہونے اور اپنے منصب نبوت کی تشریح ان الفاظ میں فرمائی ہے اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں - مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آوے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہ [illegible] نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا [illegible] کہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس [illegible] انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی [illegible] قاصر نہیں بلکہ سب [illegible] اس میں فیض اس نبوت کی پیروی [illegible] طریق سے دیتی ہے اور اس کی [illegible] کی نعمت اس کے مکالمہ مخاطبہ کا [illegible] سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا - مگر [illegible] نہ کہلا سکا کیوں کہ نبوت کاملہ [illegible] ہے ہاں اُمتی اور نبی دونوں پر صادق آ سکتے ہیں کیوں کہ

اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر اُمّۃ اخرجت للناس - اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم - ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنی باطل ہوتے تھے پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور اُمتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود اُمتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوۃ محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنی [illegible]

* باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ۔

اس فقرہ کے ہیں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ - وامامکم منکم - یعنی وہ نبی بھی ہے اور اُمتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔

۲ دوسری غلط بیانی

۳ - مارچ کے اہل حدیث میں محبوب عالم صاحب قاضی گرداور لکھتے ہیں کہ وہاں کی جماعت احمدیہ میں سے ایک صاحب نے ہمیں لکھ دیا کہ دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز جائز ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ ان تحریروں کی جو نقل ہمارے پاس پہنچی ہے وہ سراسر محبوب عالم اور ان کے ہمخیالوں کو ملزم ٹھہراتی ہے چنانچہ انہوں نے یہ اقرار نامہ لکھ کر دیا ہے۔

نقل تحریر از طرف جماعت مخالف منجانب محبوب عالم چشتی
قاضی گرداور بمشورہ محمد عظیم وغیرہ نقشبندیاں

میں بحیثیت قاضی گرداور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ و علاقہ گوجرہ و قصبہ گوجرہ کی طرف سے لکھ دیتا ہوں کہ جو شخص کلمہ طیبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور اُمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ مسلمان ہے - چونکہ جناب مرزا صاحب قادیانی بھی اُمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں سے تھے۔ اس لئے جو شخص اون کو **کافر یا کاذب** کہے - وہ خود بموجب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم **کافر اور کاذب ہے**، اور جو کوئی شخص کسی احمدی مسلمان کو **کافر یا جھوٹا** کہے - وہ خود کافر اور جھوٹا ہے - جو ہم نے فتوے جات دئے ہوئے ہیں - واپس لیتا ہوں لہٰذا یہ لکھ دیا کہ سند رہے۔
دستخط - مولوی محبوب عالم چشتی قاضی گرداور

---

۶ مارچ - پرکاش لکھتا ہے۔

شام چھ مارچ پھر آئی رنج کھانے کے لئے
خون رونے کے لئے آنسو بہانے کے لئے
یہ دن ہے وہی جس نے کہ برباد کیا حیف
ناشاد ہمیں غیر کو دل شاد کیا حیف
جلاد کو آمادۂ بیداد کیا حیف
بسمل کو تہ خنجر فولاد کیا حیف
جڑ نخل تمنا کی اسی روز کٹی تھی
مارچ تھا یہی اور یہی اسکی چھٹی تھی

یہ وہی شام ہے جس کی نسبت پہلے خبر دی گئی تھی۔
کرامت گرچہ [illegible] است بیا بنگر ز غلمان محمد